

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

انتخابِ نعت

صَلی اللّٰہُ عَلَیکَ وَسَلَّمُ

محمد ﷺ

انتخاب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ (نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ)

سابق اسسٹنٹ پروفیسر و صدر شعبہ ترجمہ اسلامک یونیورسٹی، مدینہ منورہ

۴۲
۱۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتخابِ نعت

صلی اللہ علیکَ وسلّم

انتخاب

ڈاکٹر ملک غُلام مُرتضٰی

سابق اسسٹنٹ پروفیسر ثقافۃ اسلامیہ، صدر شعبہ ترجمہ اسلامک یونیورسٹی، مدینہ منورہ

سابق وائس چانسلر اسلامک یونیورسٹی سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، پشاور

ڈاکٹر مرتضٰی ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ملنے کا پتہ

جہانگیر بک ڈپو۔ لاہور، راولپنڈی، ملتان، کراچی

رابطہ کے لئے۔

جہانگیر بک ڈپو، 257 ریواز گارڈن لاہور

آپ کے مشورے اور شکایات کے لئے۔

ای میل : jbdsales@wol.net.pk

اشاعت : 2004ء
سرورق : JBD آرٹ سیکشن، لاہور (ڈیزائننگ سید عمران بخاری)
قیمت : -/120 روپے



ناشر: ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
سٹاکسٹ : جہانگیر بک ڈپو، آفس: 257 ریواز گارڈن، لاہور۔ فون: 042-7213318
فیکس: 042-7213319 ای میل: jbdsales@wol.net.pk سیلز ڈپو: اردو بازار، لاہور
فون: 042-7220879 سیلز ڈپو: اردو بازار، کراچی۔ فون: 021-7765086 سیلز ڈپو: اقبال روڈ
نزد کمیٹی چوک، راولپنڈی۔ فون: 051-5539609 سیلز ڈپو: نزد یونیفارم سنٹر جامع مسجد صدر، رسالہ
روڈ حیدرآباد۔ فون: 0303-6217098 سیلز ڈپو: بوہڑ گیٹ، ملتان۔ فون: 061-781781

نیاز جہانگیر پرنٹرز، غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور نے پرنٹ کی۔ فون: 042-7314319

فہرست

تعارف
(انتخاب نعت)

الحمد للہ رب العالمین

رب صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلھم

یہ نعتیہ انتخاب مبارک شیخ والد کا ہے

ابتداء ان کی اپنی نعت سے ہوئی ہے جو اُنہوں نے روضۂ اقدس پہ حاضری کے دوران کہی۔

اس لئے انداز خطابانہ ہے "صلی اللہ علیک وسلم"

اس مجموعے کو شیخ اپنی جوانی سے اکٹھا فرما رہے تھے اور آخری حج پہ جانے سے پہلے ہمارے حوالے کر دیئے۔ابھی اس کو ادھورا شائع کر رہے ہیں (جتنا میسر ہوسکا)۔ عنقریب انشاء اللہ اسے مکمل شائع کر دیا جائے گا۔

یہ آپؐ کی محبت کے، عقیدت کے پھول ہیں۔

صرف ایک واقعہ کا ذکر کروں گا۔ جب آقائے نامدار اپنے بہت ہی قریبی اور محبوب صحابی حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا قاضی بنا کر رخصت فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا کہ شاید تم واپسی پر مجھ سے نہ ملاقات کر سکو، بلکہ میری قبر پہ آؤ گے۔

تو معاذؓ رونے لگے اور التجاء کی کہ "یا رسول اللہ" مجھے اپنے آپؐ سے دور نہ فرمائیں!

آپؐ نے فرمایا کہ اے معاذؓ!

جو میرے کام کو آگے بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں۔

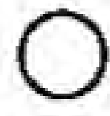
وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں ہوں وہ مجھ میں سے ہیں!

اللہ تعالیٰ سے التجاء ہے کہ ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کے کام کو آگے بڑھانے والوں میں شامل فرمائیں۔

اور اس دنیا میں تو ہم اُنؐ کی زیارت، صحبت سے محروم رہے ہیں۔ جنت میں ان کے قدموں میں جگہ عطا فرما دیں! آمین

بمصطفیٰ بر ساخیش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باُو نہ رسیدی تمام بولہبیست

خادم سنت
حافظ محمد بلال ملک مرتضیٰ
11 اپریل 2004
184 ایل۔ ڈی۔ ایچ اے لاہور



احمدِ مرسلِ فخرِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلم
مظہرِ اوّل مرسلِ خاتم صلّی اللہ علیہ وسلم

جسمِ مُزکّیٰ، رُوح مصور، قلبِ مجلّیٰ ، نورِ معطّر
حسنِ سراپا خیرِ مجسم صلّی اللہ علیہ وسلم

وہم کی ہر زنجیر کو توڑا، ایک خدا سے رشتہ جوڑا
شرک کی محفل کردی برہم صلّی اللہ علیہ وسلم

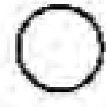
کفر کی ظلمت جس نے مٹائی، دین کی دولت جس نے لٹائی
لہرایا توحید کا پرچم صلّی اللہ علیہ وسلم

راہ میں کانٹے جس نے بچھائے گالی دی پتھر برسائے
اُس پر چھڑکی پیار کی شبنم صلّی اللہ علیہ وسلم

قبلہ نمائے سجدہ گذاراں، شعلہ سینا جلوۂ فاراں
صبحِ بہاراں جسکا مقدم صلّی اللہ علیہ وسلم

سم کے دعوض داروئے شفادی، طعن سنے اور نیک دعا دی
زخم سہے اور بخشا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

اقبال سہیل اعظم گڑھی



٥ قلم سے پھول کھلیں، نطقِ دُرفشاں ٹھہرے
وہاں چلا ہوں جہاں گردشِ زماں ٹھہرے

٥ وہ آستاں کہ ارادت سے مہرو ماہ جھکیں
وہ خاکِ پاک کہ ہر ذرّہ کہکشاں ٹھہرے

٥ ہوائے کوچۂ محبوب، شکریہ تیرا
ترے کرم سے بیاباں بھی گلستاں ٹھہرے

یہ فکر دائرے بنتی رہی خیالوں میں
کوئی تو بات بہ عنوانِ ارمغاں ٹھہرے

تمام عمر مدینہ میں سونے والے کو
کہاں کہاں سے پکارا کہاں کہاں ٹھہرے

کبھی نظیریؔ وفیضیؔ کی خوشہ چینی کی
کبھی نظامیؔ و خسروؔ کے ہم زباں ٹھہرے

کبھی عراقیؔ و عطارؔ سے نوا مانگی
کبھی ظہوریؔ و قدسیؔ کے رازداں ٹھہرے

نظر جمی کبھی حسانؔ کے قصیدوں پر
کبھی قبیلۂ عشاق کا نشاں ٹھہرے

نوائے مہر علی شہ کو دوش پہ رکھ کر
دیارِ گنج شکر میں بھی میہماں ٹھہرے

جنوں کا درس لیا، بوعلی قلندر سے
غزل سرائیِ حافظ کے ترجماں ٹھہرے

دیارِ شعر میں سعدیؔ کی ہمنوائی کی
نہ ماوریٰ کہیں پہنچے نہ درمیاں ٹھہرے

ادب میں مُرشدِ رومی سے اکتساب کیا
وہ اس گروہ میں سرخیلِ عاشقاں ٹھہرے

غرض کہ اس درِ مشکل کُشا تک آپہنچے
وہ ایک در کہ جہاں دَورِ آسماں ٹھہرے

یہ بارگاہ رسالت یہ ارمغانِ فقیر
بڑا کرم ہو جو مقبول و کامراں ٹھہرے

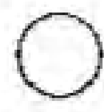
سلام ان پہ کہ جن سے ہے نظمِ کون و مکاں
سلام ان پہ کہ جو شاہِ دو جہاں ٹھہرے

سلام ان پہ کہ جن کا نہیں مثل کوئی
سلام ان پہ کہ جو ہادئ زماں ٹھہرے

سلام ان پہ جو ہم بے کسوں کی منزل ہیں
سلام ان پہ کہ جو میرِ کارواں ٹھہرے

غرض کہ ان پہ دُرود و سلام کی بارش
جو ہر زمیں کے لیے ابرِ دُرفشاں ٹھہرے

شورشؔ کاشمیری، آغا عبدالکریم



ہم پہ ہو تیری رحمت جم جم صلی اللہ علیک وسلم
تیرے ثنا خواں عالم عالم صلی اللہ علیک وسلم

ہم ہیں تیرے نام کے لیوا اے دھرتی کے پانی دیوا
یہ دھرتی ہے برہم برہم صلی اللہ علیک وسلم

تیری رسالت عالم عالم، تیری نبوت خاتم خاتم
تیری جلالت پرچم پرچم صلی اللہ علیک وسلم

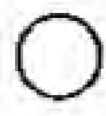
دیکھ تری اُمت کی نبضیں ڈوب چکی ہیں ڈوب رہی ہیں
دھیرے دھیرے مدھم مدھم صلی اللہ علیک وسلم

دیکھ صدف سے موتی ٹپکے دیکھ حیا کے ساغر چھلکے
سب کی آنکھیں پُرنم پُرنم صلی اللہ علیک وسلم

قریہ قریہ بستی بستی دیکھ مجھے میں دیکھ رہا ہوں
نوحہ نوحہ ماتم ماتم صلی اللہ علیک وسلم

اے آقا اے سب کے آقا ارض و سما ہیں زخمی زخمی
ان زخموں پر مرہم مرہم صلی اللہ علیک وسلم

آغا شورش کاشمیری



ہ جنونِ عشق اسی آستاں پہ لے آیا
جبینِ شوق جہاں سنگِ آستاں ٹھہرے

جنہیں شعور نہ تھا عقدۂ حیات ہے کیا؟
اس اک نگاہ کے صدقہ میں رازداں ٹھہرے

وہ لوگ، تھا جنہیں بے دست و پائی کا شکوہٰ
اسی کے در کی غلامی سے تیغ راں ٹھہرے

ہ ازل کے دن سے مشیت کی مصلحت تھی یہی
کہ خاکِ طیبہ محمدؐ کا آستاں ٹھہرے

اگر چلے ہو تو سوزِ دوام لے کے چلو
زباں پہ وردِ درود و سلام لے کے چلو

نثار دیدہ و دل، عشقِ مصطفیٰؐ کی قسم
کہ یہ جنوں بھی بڑی چیز ہے خدا کی قسم

زمیں کا عجز انہیں کے قدم کا صدقہ ہے
فلک کے چہرۂ پُر نور و پُر ضیا خدا کی قسم

سمندروں میں عمق ان کے فکرو دانش کا
ازل سے لے کر ابد تک کے رہنما کی قسم

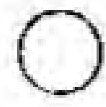
جو لب کھلے تو شگوفے بھی کھل کھلا اٹھے
جمالِ صاحب والّیل و والضُّحٰی کی قسم

بدل گئے کبھی تیور تو آسماں کانپا
کلامِ پاک کی آیاتِ دل کُشا کی قسم

کُھلی ہیں اُن پہ غیاب و حضور کی راہیں
نظامِ عالمِ انساں کے ارتقا کی قسم

بہ آں گروہ کہ از عشقِ مصطفیٰؐ مستند
سلامِ ما بر سانید ہر کجا ہستند

آغا شورش کاشمیری



ترے جمال درخشاں کی تیز کرنوں سے
جہان تیرہ و تاریک کانپ کانپ گیا

وہ ظلم ، جس نے مکمل عروج پایا تھا
ترے عمل، تری عظمت سے ہانپ ہانپ گیا

وہ تیری جہد مسلسل تھی، جس نے انساں کو
حیات نو کے تقاضوں کی آگہی دے دی

بھٹک رہے تھے اندھیرے میں قافلے والے
ترے وُرُود نے منزل کی روشنی دیدی

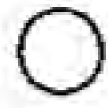
جہان تیرہ نے پھر آج سر اٹھایا ہے
قدم قدم پہ سسکتی ہے روح انسانی

فروغ جبر پہ صیاد مسکراتا ہے
روش روش ہے چمن میں لہو کی ارزانی

ہزار جبر مسلسل ہو، تیرے دیوانے
بقائے جہد مسلسل کا عہد کرتے ہیں

ترے حضور عقیدت سے سرنگوں ہو کر
مثال مہر درخشاں مگر اُبھرتے ہیں

احمد ظفر



صُبحِ بہاراں رُوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
گلشن گلشن بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ظلمتِ شب کافور ہوئی ہے ہیبتِ باطل دور ہوئی ہے
نورِ تجلّی روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صدق و صفا نے، مہر و وفا نے رام کئے اپنے بیگانے
نکہت و نزہت خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

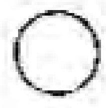
عشقِ محمدؐ دل میں نہاں ہے نام محمدؐ لب پہ رواں ہے
رگ رگ میں خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رُوح مری شاداب ہوئی ہے، کوثر سے سیراب ہوئی ہے
جوئے محبت جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بزم جہاں میں باغِ جناں میں فرش زمین پر عرش بریں پر
پھیلی ہے خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میرے لب پر، سب کے لب پر، گردشِ روز وشب کے لب پر
تذکرۂ نیکوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اثر صہبائی



پیاسا ہے جو دیدار رسولِ عربی کا
کیا خوف قیامت کا اُسے تشنہ لبی کا

تو احمد و محمود و محمدؐ ہے بلاشک
شہرہ ہے فرشتوں میں تری خوش لقبی کا

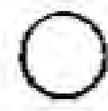
دشمن بھی ہیں مدّاحِ شہنشاہِ رسالت
ادنیٰ سا یہ اعجاز ہے اخلاق نبیؐ کا

حسرت ہے کہ طیبہ کو چلی جاتی ہے دنیا
ہوتا نہیں کیوں حکم ہماری طلبی کا

مدّاح ہوں، محتاج ہوں، بندہ ہوں، گدا ہوں
مکّی، مدنی، ہاشمی و مطلبی کا

اللہ کے بندوں میں ہے احسن وہی محبوب
آئین محبت میں جو بندہ ہے نبی کا

احسنؔ مارہروی



سلام صدق و امانت کی شان عالی پر
سلام خلق و مروت کی بے مثالی پر

سلام پاکی گوہر پہ، جس کے دامن کو
کثافتوں کا تصور بھی چھو نہ سکتا ہو

سلام اس دل روشن کی حق اساسی پر
سلام ان کے کمال خدا شناسی پر

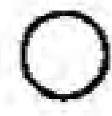
سلام حکمت و دانش پہ، جسکا ہر ارشاد
بنا ہے قصر صلاح و فلاح کی بنیاد

یقین محکم و ایمان مستقل پہ سلام
خلوص و مہر و وفا و صفائے دل پہ سلام

دل حزیں کی یہ سب سے بڑی تمنا ہے
مرا سلام مری روح کا تقاضا ہے

قبول ہو تو سعادت نصیب ہو جائے
بھٹکنے والے سے منزل قریب ہو جائے

اختر اقبال کمالی



کس نے پھر چھیڑ دیا قصۂ لیلائے حجاز
دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز

بھر کے دامن میں غریبوں کی دعائیں لے جا
اے نسیمِ سحر اے بادیہ پیمائے حجاز

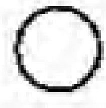
بزم ہستی میں ہے ہنگامۂ محشر برپا
اب تو ہو خواب سے بیدار مسیحائے حجاز

مئے افرنگ میں باقی نہ رہا کوئی سرور
ہم نے جس دن سے چکھی ہے مئے مینائے حجاز

دل دیوانہ دعا مانگ وہ دن پھر آئے
وہی ہم ہوں وہی سجدے وہی صحرائے حجاز

خاکِ یثرب کے ہر اک ذرّہ سے آتی ہے صدا
اختر خاکِ نشیں ناصیہ فرسائے حجاز

اختر شیرانی، محمد داؤد خاں ٹونکی



مسند نشین عالم امکاں تمہی تو ہو
اس انجمن کی شمع فروزاں تمہی تو ہو

دنیائے ہست وبود کی زینت تمہی سے ہے
اس باغ کی بہار کے ساماں تمہی تو ہو

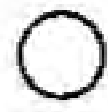
دنیا کی آرزوئیں فنا آشنا ہیں سب
جو روح زندگی ہے، وہ ارماں تمہی تو ہو

صبح ازل سے شام ابد تک ہے جس کا نور
وہ جلوہ حسن درخشاں تمہی تو ہو

دنیا و آخرت کا سہارا تمہاری ذات
دونوں جہاں کے والی و سلطاں تمہی تو ہو

اختر کو بے نوائی، دنیا کی فکر کیا
ساماں طراز بے سروساماں تمہیں تو ہو

اختر شیرانی



سلام اے آمنہ کی گود میں قرآن کے پارے
سلام اے آدم و حوّا کے ارمانوں کے گہوارے

دعائے قلبِ ابراہیم و جانِ عیسیٰؑ و موسیٰ
سلام اے اولیا و انبیاء کی آنکھ کے تارے

سلام اے نورِ یزداں کے مجاز ظاہر و باطن
سلام اے عشق کے قلزم، سلام اے حُسن کے دھارے

تری ہستی نے بخشی، نبض دوراں کو توانائی
سلام اے کاروانِ آدمیت کے جگر پارے

یتیموں اور بیواؤں کی آہیں رنگ لے آئیں
سلام اے خشک ہونٹوں کے لیے کوثر کے فوّارے

نظر میں جلوۂ جاناں لیے ہے اختر کمتر
وہ نعلینِ محمدؐ پر فدا ہوتے ہیں مہ پارے

اختر حسین اختر



ازل سے نقشِ دل ہے ناز جانا نہ محمدؐ کا
کیا ہے لوح نے محفوظ افسانہ محمدؐ کا

بنا ہے مہبطِ جبریلؑ کا شانہ محمدؐ کا
اب افسانہ خُدا کا ہے ہر افسانہ محمدؐ کا

ڈرے کیا آتشِ دوزخ سے دیوانہ محمدؐ کا
کہ اُٹھتے شعلے گل کرتا ہے پروانہ محمدؐ کا

ظہور حال و مستقبل سے ماضی کو ملادوں گا،
مجھے پھر آج دہرانا ہے انداز محمدؐ کا

رسائی کب ہے اس تک ہوشِ انساں، عقل قدسی کی
جو اپنی رو میں بہک جاتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

دوئی اک داغِ تہمت، غیرتِ الزام بے معنی
وہ اپنا ہے جسے اپنائے یارانہ محمدؐ کا

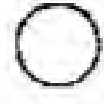
شفاعت کی دعا میں وہ ہوا دیتے ہیں پر اسکے
جہنّم کو بجھا سکتا ہے پروانہ محمدؐ کا

یہاں سے تا بہ جنت روک ہے کوئی نہ پرسش ہے
جہاں چاہے چلا جا بن کے دیوانہ محمدؐ کا

شعاع اس پار شیشے کے، نظر اس پار شیشے کے
جھلک دیکھی کہ پہنچا اُڑ کے پروانہ محمدؐ کا

درُود اول سخن ہو آرزوؔ پھر شعر نعتیہ
زباں دھو ڈال اگر کہنا ہے افسانہ محمدؐ کا

آرزوؔ لکھنوی، سیّد انور حسین



موزوں کلام میں جو ثنائے نبیؐ ہوئی
تو ابتداء سے طبع رواں منتہی ہوئی

ہر بیت میں جو وصفِ پیمبرؐ رقم کیے
کاشانۂ سخن میں بڑی روشنی ہوئی

ظلمت رہی نہ پرتوِ حُسنِ رسولؐ سے
بیکار اے فلکِ شب، مہتاب بھی ہوئی

ساقیؐ سلسبیل کے اوصاف جب پڑھے
محفل تمام مستِ مے بے خودی ہوئی

دل کھول کر رسولؐ سے میں نے کیے سوال
ہرگز طلب میں عار نہ پیشِ سخی ہوئی

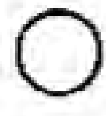
تاریک شب میں آپؐ نے رکھا جہاں قدم
مہتاب نقش پا سے وہاں روشنی ہوئی

ہے شاہ دیں سے کوثر و تسنیم کا کلام
یہ آبرو تمام ہے حضرتؐ کی دی ہوئی

سالک ہے جو کہ جادۂ عشق رسولؐ کا
جنت کی رہ اس کے لیے ہے کھلی ہوئی

آزاد اور فکر جگہ پائے گی کہاں
الفت ہے دل میں شاہ زمن کی بھری ہوئی

ابوالکلام آزاد، محی الدین احمد



شبِ معراج، معراجِ شب و روز
تجلّی و سیاہی دیدہ افروز

اندھیرا شب کا حُسن مدعا ہے
اُجالا، شمعِ راہِ ہر دعا ہے

سیاہی ماہ کی آنکھوں کا ہے نور
تجلّی تو تیائے دیدۂ نور

ادھر شوقِ لقا میں کوئی بیتاب ہے
ادھر کوئی ہے نقشِ بستر خواب

ادھر ملنے کا کوئی آرزو مند
ادھر تھیں آنکھیں خوابِ ناز سے بند

یکایک حضرت جبریل آئے
پیام دل برائے وصل لائے

مؤدبِ دست بستہ سر جھکا کر
جبیں کو پائے انور سے لگا کر

شب، اسرا کے دولھا کو جگایا
زباں ہو کر کسی کو یہ سنایا

براقِ برق دُم مُرغ سبکبال
ہر اک بڑھتی ہوئی دولت کا اقبال

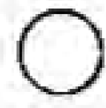
سواری کے لیے حاضر ہے در پر
کہ پیر اس کے ہیں گویا نور کے پر

نہ شعلہ تھا نہ وہ برق و شرارہ
کسی کی آنکھ کا تھا اک اشارہ

خرامِ ناز نے جوہر دکھایا
نگہ کی مثل جاکر لوٹ آیا

عجب جانا تھا اس کا طرفہ آنا
کہ آنا اور جانا کچھ نہ جانا

اسیرؔ بدایونی



کچھ اور عشق کا حاصل نہ عشق کا مقصود
جزاینکہ لطفِ خلشہائے نالۂ بے سود

مگر یہ لطف بھی ہے کچھ حجاب کے دم سے
جو اُٹھ گیا کہیں پردہ تو پھر زیاں ہے نہ سود

ہلائے عشق نہ کیوں کائنات عالم کو
یہ ذرّے دے نہ اُٹھیں سب شرارۂ مقصود

یہ کون سامنے ہے صاف کہہ نہیں سکتے
بڑے غضب کی ہے نیرنگیِ طلسمِ نمود

مرا وجود ہی خود انقیاد و طاعت ہے
کہ ریشہ ریشہ میں ساری ہے اک جبین سجود

مقام جہل کو پایا نہ علم و عرفاں نے
میں بے خبر ہوں باندازہ فریبِ شہود

چلوؤں میں جانِ حزیں کو نثار کر ڈالوں
نہ دیں جو اہلِ شریعت جبیں کو اذنِ سجود

وہ رازِ خلقتِ ہستی وہ معنیٔ کونین
وہ جانِ حسن ازل وہ بہار صبحِ وجود

وہ آفتابِ حرم، نازنینِ کُنجِ حرا
وہ دل کا نور وہ اربابِ درد کا مقصود

وہ سرورِ دو جہاں وہ محمدؐ عربی
یہ روحِ اعظم و پاکش درودِ نامحدود

صبائے حسن کا ادنیٰ سا یہ کرشمہ ہے
چمک گئی ہے شبستانِ غیب و بزمِ شہُود

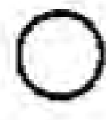
نگاہِ ناز میں پنہاں ہیں نکتہ ہائے فنا
چُھپا ہے خنجرِ ابرو میں رمزِ ''لاموجود''

کچھ اس ادا سے مرا اس نے مدعا پوچھا
ڈھلک پڑے مری آنکھوں سے گوہرِ مقصود

ذرا خبر نہ رہی ہوش و عقل ایماں کی
یہ شعر پڑھ کے وہیں ڈال دی جبینِ سجود

چو بعد خاک شدن یا زیاں بود یا سود
بہ نقد خاک شوم بنگرم چہ خواہد بود

اصغر گونڈوی



ہر موج ہوا زلفِ پریشانِ محمدؐ
ہے نور سحر صورتِ خندانِ محمدؐ

کچھ صبح ازل کی نہ خبر شامِ ابد کی
بیخود ہوں تہِ سایۂ دامانِ محمدؐ

ابو بکر صدیقؓ میں اک رازِ نہاں ہے
صدقے ترے اے صورتِ جانانِ محمدؐ

چُھٹ جائے اگر دامنِ کونین تو کیا غم
لیکن نہ چُھٹے ہاتھ سے دامانِ محمدؐ

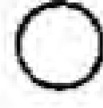
دے عرصۂ کونین میں یارب کہیں وسعت
پھر وجد میں ہے رُوحِ شہیدانِ محمدؐ

بجلی ہو، مہ و مہر ہو، یا شمعِ حرم ہو
ہے سب کے جگر میں رخِ تابانِ محمد

اے حسنِ ازل، اپنی اداؤں کے مزے لے
ہے سامنے آئینہ حیرانِ محمدؐ

اصغرؔ ترے نغموں میں بھی ہے جوشِ دُرُود اب
اے بُلبلِ شوریدۂ بستانِ محمدؐ

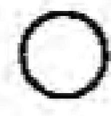
اصغرگونڈوی



سلام اس پر
جو ظلمتوں میں منارۂ روشنی ہوا
جو ایسا سورج ہے جس کی کرنیں
ازل ابد کے تمام گوشوں میں نور بن کے سما چکی ہیں
ہر ایک ذرّہ کو ماہِ تاباں بنا چکی ہیں
سلام اس پر
جو حرفِ حق ہے
وہ حرفِ حق جو سماعتوں اور خدائے برتر کے درمیاں
ایک واسطہ ہے
جو خاکِ مردہ میں جان ڈالے وہ کیمیا ہے
سلام اس پر
جو خیرِ اعلیٰ ہے۔ اور سب کو
بلندیوں پر بلا رہا ہے
بلا رہا ہے کہ رفعتوں کا سفیر ہے وہ

بشیر ہے وہ نذیر ہے وہ
سلام اس پر
جو بے نواؤں کا آسرا ہے
جو سارے عالم کی ابتداء ہے
جو سب زمانوں کی انتہا ہے
سلام اس پر
جو راہ حق پہ بلا رہا ہے کہ رہنما ہے
جو سب کو حق سے ملا رہا ہے کہ حق نما ہے

اطہر نفیس



پوری یارب یہ دعا کر
ہم درِ مولیٰ پہ جاکر
پہلے نعتیں کچھ سُنا کر
یہ پڑھیں سر کو جُھکا کر

یَا نَبِیُّ سَلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلُ سَلَامُ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْبُ سَلَامُ عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ

ہے یہ حسرت در پہ جائیں
اشک کے دریا بہائیں
داغ سینے کے دکھائیں
سامنے ہو کر سُنائیں

یَا نَبِیُّ سَلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلُ سَلَامُ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْبُ سَلَامُ عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْکَ

رحمتوں کے تاج والے
دو جہاں کے راج والے
عرش کے معراج والے

عاصیوں کی لاج والے

یَا نَبِیُّ سَلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلُ سَلَامُ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْبُ سَلَامُ عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْکَ

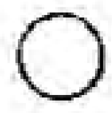
جان کر کافی سہارا
لے لیا ہے در تمہارا
خلق کے وارث خدارا
لو سلام اب تو ہمارا

یَا نَبِیُّ سَلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلُ سَلَامُ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْبُ سَلَامُ عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْکَ

بخش دو جو چیز چاہو
کیونکہ محبوبِ خدا ہو
اب تو بابِ جُو دا ہو
ہاں جواب اس کا عطا ہو

یَا نَبِیُّ سَلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلُ سَلَامُ عَلَیْکَ
یَاحَبِیْبُ سَلَامُ عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْکَ

اکبر میرٹھی، خواجہ محمد اکبر خاں



مُطاعِ آدم و انجم متاعِ نوح و قلم
محمدؐ امّیِ محبوبِ کبریا صلعم

محمدؐ انجمنِ کُن فکاں کا صدر نشیں
محمدؐ افسرِ آفاق و سرور عالم

وہ عبدُہ ورسولہٗ وہ اسمہٗ احمد
کتاب و حکم نبوت کا خاتمِ و خاتم

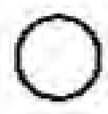
حمود و حامدو احمد محمدؐ و محمود
کریم و میرِ کرام و مکرّم و اکرم

وہ لایموت سراجِ سُبل امامِ رُسل
امیرِ قافلۂ سخت کوش اہلِ ہمم

جمیل و اجمل و کامل مکمّل و اکمل
ستم زدہ بشریت کا محسنِ اعظم

نثار نغمۂ داؤد و لحن بار بدی
ہیں حرف سادہ پہ قرباں سماع و صوت و نغم

الحاج حکیم عبدالکریم ثمر



جو خیال آیا تو خواب میں وہ جمال اپنا دکھا گئے
یہ مہک لہک تھی لباس میں کہ مکان سارا بسا گئے

ہمیں دامِ غم سے چھڑا گئے ہمیں معصیت سے بچا گئے
وہ نبی محمد مصطفیٰؐ کہ جو سُوئے عرشِ علیٰ گئے

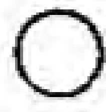
یہ حلیمہ بھید کھلا نہیں یہ مقامِ چون و چرا نہیں
تو خدا سے پوچھ وہ کون تھے تری بکریاں جو چَرا گئے

کہیں حُسن بن کے قبول میں کہیں رنگ بن کے وہ پھول میں
کہیں نور بن کے رسول میں وہ جمال اپنا دکھا گئے

ہو درود تم پہ ہزار بار، مرے رہنما، مرے ناخُدا
مرا پار بیڑا لگا گئے مری ڈوبی کشتی ترا گئے

تری جھوٹی کھوٹی بچی کھچی جو ملی تو اکبرِ وارثی
وہ بھرے نشے کی ترنگ میں کہ کہیں کہیں کی سُنا گئے

اکبر وارثی



خاتم الانبیاء حق کا پیارا نبی
سارے نبیوں سے افضل ہمارا نبی

اشرف الانبیاء ہے ہمارا نبی
وہ نبی کون؟ اُمت کا پیارا نبی

تم ہو وہ حُسن والے کہ اللہ نے
اپنا محبوب کہہ کر پُکارا نبی

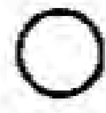
آج یوسف بھی اُن کی غلامی میں ہے
تم نے دیکھا زلیخا ہمارا نبی

ہے شفاعت کے سہرے کی اُن پہ پھبن
آج دولھا بنا ہے ہمارا نبی

آسمانوں ہی پر سب نبی رہ گئے
عرشِ اعظم پہ پہنچا ہمارا نبی

کوچ اکبر کا جس وقت دُنیا سے ہو
لب پہ جاری ہو کلمہ تمہارا نبی

اکبر وارثی



جب عرب کے چمن میں وہ نورِ خدا ہر طرف اپنا جلوہ دکھانے لگا
کفر غارت ہوا، بت گرے ٹوٹ کر، منہ پہاڑوں میں شیطاں چھپانے لگا

بدلیاں رحمتوں کی گرجنے لگیں ، نوبتیں شادمانی کی بجنے لگیں
دین کی فوجیں ہر سمت سجنے لگیں، پرچم اسلام کا جگمگانے لگا

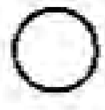
کنگرے قصرِ کسریٰ کے گرنے لگے، ڈوبتے کلمہ پڑھ پڑھ کے ترنے لگے
آگ آتش کدوں کی بجھانے لگا خشک صحرا میں پانی بہانے لگا

سونگھ کر بھینی بھینی وہ خوشبوئے تن، دیکھ کر رحمتِ حق چمن در چمن
کہہ کے ''انت نبی'' پڑھ کے صلِّ علیٰ بُلبلِ خوشنوا چہچہانے لگا

جیسے تاروں میں جلوہ ہو مہتاب کا' وہ پرا باندھ کر چاراصحاب کا
سیدھا رستہ کسی کو بتانے لگا' دل کسی کا اداسے لبھانے لگا

اکبرِ خستہ کی چار ہیں التجائیں ان میں سے کوئی پوری ہو بہر خدا
یا تو جلوہ دکھا، یا مدینے بلا، ورنہ خدمت میں رکھ دل ٹھکانے لگا

اکبر وارثی میرٹھی



اب بھی قرآن سے ظاہر ہے وہ حالت تیری
اے رسولؐ عربی! شان رسالت تیری

آخری کیوں نہ زمانہ ہو ترے آنے کا
خلق عالم کی ہے تکمیل ولادت تیری

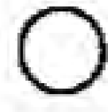
دست و پا صاف بد اندیش کے بندھ جاتے تھے
باندھ لیتی تھی نگاہوں میں مروت تیری

گھاٹ ہے، گھاٹ ہے توحید کے پیاسوں کے لیے
آب شفاف کا کوثر کہ شریعت تیری

کرتے دیکھیں گی رسولوں کو جو نفسی نفسی
امتیں آئیں گی لینے کو شفاعت تیری

اپنے جسم بشری کا تجھے اقرار رہا
کھل گئی پر شب معراج لطافت تیری
بخشوانے ہیں تجھے حشر میں امت کے گناہ
المعیؔ پر بھی رہے چشم عنایت تیری

المعی حیدرآبادی



خلق کے سرور شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم
مرسلِ داور خاص پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نورمجسم، نیّر اعظم سرور عالم مونس آدم
نوح کے ہمدم، خضر کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

بحرِ سخاوت، کان مروت، آیۂ رحمت، شافع امت
مالک جنت، قاسم کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

رہبر موسیٰ ، ہادی عیسیٰ ، تارک دنیا ، مالک عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ، خاک کا بستر صلی اللہ علیہ وسلم

سروِ خراماں، چہرہ گلستاں، جبّہ تاباں، مہرودرخشاں
سنبل پیچاں ، زلف معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم، سب سے مقدم، راز سے محرم
جان مجسم، روح مصور صلی اللہ علیہ وسلم

فخرِ جہاں ہیں، عرشِ مکاں ہیں، شاہ شہاں ہیں سیف زباں ہیں
سب پہ عیاں ہیں آپؐ کے جو ہر صلی اللہ علیہ وسلم

دولتِ دنیا خاک برابر، ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالکِ کشور، تخت نہ افسر صلی اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری، خاصۂ باری، گردِ سواری، بادِ بہاری
آئینہ داری، فخرِ سکندر، صلی اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ، نعت امیرؔ اپنا ہے پیشہ
ورد ہمیشہ دن بھر صلی اللہ علیہ وسلم

(۲)

جب مدینے کا مسافر کوئی پا جاتا ہوں
حسرت آتی ہے یہ پہنچا، میں رہا جاتا ہوں

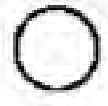
دو قدم بھی نہیں چلنے کی ہے مجھ میں طاقت
شوق کھینچے لئے جاتا ہے میں کیا جاتا ہوں

قافلے والے چلے جاتے ہیں آگے آگے
مدد اے شوق کہ پیچھے میں رہا جاتا ہوں

کاروانِ رہِ یثرب میں ہوں آوازِ درا
سب میں شامل ہوں مگر سب سے جُدا جاتا ہوں

اس لئے تانہ ملے روکنے والوں کو پتا
محو کرتا ہوا نقشِ کفِ پا جاتا ہے

امیر مینائی



حکمراں وہ ہے جو ہے بندۂ فرماں ان کا
کون آزاد نہیں بندۂ احساں اُن کا

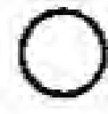
لے چلے بخششِ امت کا خدا سے اقرار
عرصۂ حشر ہے مارا ہوا میداں اُن کا

کس طرح گر کے کنوئیں سے نکل آتے یوسفؑ
ہاتھ آتا نہ اگر گوشۂ داماں ان کا

کس کی طاقت ہے کہ مدحت میں زباں کھول سکے
جب خدا خود ہی ہو قرآں میں ثنا خواں اُن کا

بادشاہوں کو کیا فقر میں مغلوب امیرؔ
وجہ یہ ہے کہ خدا خود تھا نگہباں ان کا

مفتی امیر احمد امیر مینائی



یا خدا جسم میں جب تک کہ مری جان رہے
تجھ پہ صدقے ترے محبوب پہ قربان رہے

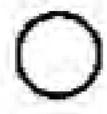
دل وہی دل ہے کہ جس دل میں ترا دھیان رہے
جان وہ جان ہے جس میں ترا ارمان رہے

کوئی محشر میں نہیں پوچھنے والا شاہا
اس گنہگار سیہ کار کا بھی دھیان رہے

نا اُمیدی سے بچانا مرے دل کو یارب
وصل ممکن نہیں تو وصل کا ارمان رہے

میں تیرے در کی گدائی میں رہوں مستغنی
شان مجھ کو نہیں درکار مری آن رہے

ہم گنہ کر کے بھی شرمندہ نہیں کیا تھے وہ لوگ
کہ گنہ بھی نہ کیا اور پشیمان رہے
کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امیر
نزع کے وقت سلامت مرا ایمان رہے
امیر مینائی



صُبح کی چادر ، شام کا پرچم
کلیاں غنچے خُوشبُو موسم

آنکھ کی رونق قلب کی راحت
عکسِ رُخِ گل، شیشہ شبنم

فِکر و خیال کے گھر کی زینت
جِنّ و ملائک حیواں و آدم

فخرِ یتامیٰ راحتِ غربت
اَرض و سما کی گردشِ پیہم

ماؤں کی ممتا، باپ کی شفقت
دِل کی دھڑکن سینے کا دَم

کمزوروں کا بازوئے طاقت
رُوح کی جِدّت ، آنکھوں کا نم

بیماروں کو قندِ عیادت
نُطق سماعت حوصلہ دَم خم

جلتے ہوؤں کو سایۂ راحت
وجہ کی صُورت کیف کا عالم

دُکھیاروں کے دِل کی فرحت
ہر تخلیق کا مقصدِ اعظم

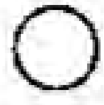
حرفِ عنایت لفظِ شفاعت
مدحتِ حضرت سرورِ عالم

سر سے پا تک آیۂ رحمت
صَلّی اللہ عَلیہِ وَسَلّم

درد کا درماں زخم کا مرہم
صَلّی اللہ عَلیہِ وَسَلّم

خیرِ مجسم رحمتِ عالم
صَلّی اللہ عَلیہِ وَسَلّم

انور جمال



سُنئے ایک ردیفِ مُعطّر، صلی اللہ علیہ وسلم
مِصرعۂ ثانی میں ہے مُکرر صلی اللہ علیہ وسلم

سارے جہاں کے سیّد و سرور، مُقتدی اُن کے سارے پیمبر
سارے زمانے اُن کے ثناگر، صلی اللہ علیہ وسلم

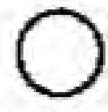
ذکر اُن کا ہے بستی بستی کتنی عظیم ہے اُن کی ہستی
ہیں وہ ثبوتِ ہستیِ داور، صلی اللہ علیہ وسلم

درباں اُن کا رُوح، امیں ہے معجزہ اُن کا دین مبیں ہے
شرعِ متیں ہے راہ منوّر، صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کی یاد اک ایسی مہک ہے، پھیلی ہُوئی جو رُوح تلک ہے
نقش اُنہی کا نام ہے دل پر صلی اللہ علیہ وسلم

کاش مری اُمّید برآئے، حشر کے روز میسّر آئے
سایۂ رحمت ساقیِ کوثر، صلی اللہ علیہ وسلم

انور مسعود



بزمِ جہاں ہے روشن روشن، صلی اللہ علیہ وسلم
ہر وادی ہے وادیٔ ایمن، صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ دل ہے کعبۂ جاں ہے، طُورِ نگاہِ دیدہ وَراں ہے
آپ کا مولد آپ کا مسکن، صلی اللہ علیہ وسلم

دھرتی تھی مُدّت سے ابھاگن، جب وہ آئے بن کر ساجن
بن بیٹھی یہ نارسہاگن، صلی اللہ علیہ وسلم

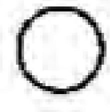
تُرکی و شامی ایک ہُوئے ہیں، مصری و رُومی ایک ہُوئے ہیں
ایک ہُوئے ہیں اوس و ہوازن صلی اللہ علیہ وسلم

گلدستہ ہے روضۂ اطہر، سقف معطر فرش معنبر
نکہت و نُور کا منبع روزن، صلی اللہ علیہ وسلم

راحتِ جاں ہے نامِ محمدؐ وردِ زباں ہے نام محمدؐ
کہتی ہے دل کی ہر دھڑکن صلی اللہ علیہ وسلم

نوعِ بشر میں، جن و ملک میں، شمس و قمر میں، ارض و فلک میں
انور آپ ہی اکمل و احسن، صلی اللہ علیہ وسلم

انور ملک



پر نور دل کا جام نہیں ہے تو کچھ نہیں
ساقی کالب پہ نام نہیں ہے تو کچھ نہیں

فہرست میں جو نام نہیں ہے تو کچھ نہیں
سرکارؐ کا غلام نہیں ہے تو کچھ نہیں

عشاق کی حیات درود و سلام ہے
یہ ورد صبح و شام نہیں ہے تو کچھ نہیں

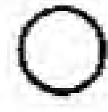
اے مے کشو! اگر مئے حب رسولؐ سے
لبریز دل کا جام نہیں ہے تو کچھ نہیں

نام رسولؐ پاک زباں پر ہزار ہو
دل سے جو احترام نہیں ہے تو کچھ نہیں

حضرت کی بارگاہ ادب کا مقام ہے
لب پر ترے سلام نہیں ہے تو کچھ نہیں

غربت کی شام اور مدینے کا راستہ
تقدیر میں یہ شام نہیں ہے تو کچھ نہیں

ابوالحیات معراج وارثی



مری بے قراری کی شام اللہ اللہ
زباں پر محمدؐ کا نام اللہ اللہ

متاعِ دو عالم کو ٹھکرا رہا ہے
غلاموں کا ان کے غلام اللہ اللہ

درِ پاک پر وہ ہجوم خلائق
فرشتوں کا وہ اژدہام اللہ اللہ

سرِ عرش پہنچا نہ کوئی، مگر ہاں
محمدؐ علیہ السلام اللہ اللہ

یہ کہنا صبا بابِ عالی پہ جاکر
جہاں وہ ہیں عالی مقام اللہ اللہ

رہے کیوں حضوری سے محروم افقرؔ
بنے ہیں ہزاروں کے کام اللہ اللہ

افقرؔ موہانی

○

دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپؐ ہیں
اس تیرگی میں مطلعِ انوار آپؐ ہیں

یہ بھی ہے سچ کہ آپ کی گفتار ہے جمیل
یہ بھی حق کہ صاحبِ کردار آپؐ ہیں

ہو لاکھ آفتابِ قیامت کی دھوپ تیز
میرے لیے تو سایۂ دیوار آپؐ ہیں

یہ فخر کم نہیں کہ میں ہوں جس کی گردِ راہ
اس قافلے کے قافلہ سالار آپؐ ہیں

دربار شہ میں بھی مَیں اگر سرکشیدہ ہوں
اس کا ہے یہ سبب، مرا پندار آپؐ ہیں

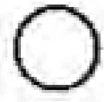
مجھ کو کسی سے حاجتِ چارہ گری نہیں
ہر غم مجھے عزیز کہ غم خوار آپؐ ہیں

مجھ پر یہ جزمِ غربت و دامن دریدگی
سب لوگ سنگ زن ہیں تو گلبار آپؐ ہیں

ہے میرے لفظ لفظ میں گر حُسن و دلکشی
اس کا یہ راز ہے، مرا معیار آپؐ ہیں

انسان مال و زر کے جنوں میں ہے مبتلا
اس حشر میں ندیؔم کو درکار آپؐ ہیں

احمد ندیم قاسمی



خُلد مری صرف اُس کی تمنّا، صلّی اللہ علَیہ وَسَلّم
وُہ مِرا سِدرہ وُہ مِرا طوبیٰ، صلّی اللہ علَیہ وَسَلّم

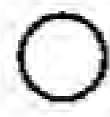
غارِ حرا میں وُہ تنہا تھا، تنہائی میں بھی یکتا تھا
چار طرف ذکرِ اِقْرَاء تھا، صلّی اللہ علَیہ وَسَلّم

قبل اُس کے مسجُود تھے کتنے، فرعون و نمرود تھے کتنے
کتنے بُتوں کو اس نے توڑا، صلّی اللہ علَیہ وَسَلّم

اُس کا جلال ہے بحر و بَر میں، اُس کا جمال ہے کوہ و کمر میں
اُس کی گرفت میں عالمِ اشیاء، صلّی اللہ علَیہ وَسَلّم

وُہ جو بظاہر خاک نشیں تھا، لیکن جو افلاک نشیں تھا
میں ہوں ندیمؔ غلام اُسی کا، صلّی اللہ علَیہ وَسَلّم

احمد ندیم قاسمی



دل کی کھیتی لہلہا اُٹھی تری تکبیر سے
تھا نہاں طوفانِ شادابی لبِ گفتار میں

پرتو رُخ سے ترے اے نو بہارِ کائنات!
شمعِ گل روشن ہے ہر ویراں سرائے خار میں

تابدورِ آخری از دست تو ساغر گرفت
ایں کہن میخانہ را کیفیّتِ دیگر گرفت

اے کہ حجِّ عاشقاں طوفِ تجلّی گاہ تو
صبحِ خندانِ شبِ یثرب رُخِ دل خواہِ تو

لمعۂ از خاک گویت بردو مہرش کرد نام
در جبینِ چرخ تابد سجدۂ درگاہِ تو

ذرّہ ہالیش حُسنِ یُوسف قیمتِ خود گفتہ اند
ہے چہ ارزان ست جلوہ در تجلّی گاہِ تو

سطوتِ توحید نقدِ شرک را قیمت شکست
سکّہ زد برقلبِ کثرت ضربِ الّا اللہِ تو

شوکتِ موسیٰ علمدارِ ورودِ پُرجلال
عظمتِ عیسیٰ نقیبِ موکبِ ذیجاہِ تو

قدسیاں را علمِ اوّل قصۂ ذکرِ جمیل
خاکیاں را درسِ آخر ذاتِ حق آگاہِ تو

دہر رانقشِ کفِ پایت طرازِ زندگی
نبض گیتی را رمِ خُوں موجِ گردِ راہِ تو

یک شعاع انداختی و ہستیم پُر نُور شُد
ذرّہ ام بالید و حیرت خانۂ صد طُور شد

الصّلوٰۃ اے ماتہید ستانِ محشر را کفیل!
السّلام اے یومِ پرسش حَسبُنَا اللہ ونِعمَ الوکیل!

الصّلوٰۃ اے دردِ عصیاں را دوائے جاں نواز!
السّلام۔ اے آتشِ جاں را نویدِ سلسبیل!

الصّلوٰۃ اے از تو روشن بزمِ توریٰت و زبُور!
السّلام اے از تو گلشن حَبیب مُوسیٰ و خلیل!

الصّلوٰۃ اے آیۂ تقدیس را برہانِ صدق!
السّلام اے نسخۂ توحید را شرحِ جلیل!

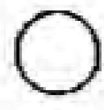
الصّلوٰۃ اے طَرِّقوا گویاں براہت قدسیاں!
السّلام اے مِروحۂ جُنباں بزمت جبرئیل!

الصّلوٰۃ اے محوِ شوقت خستگانِ شرق و غرب
السّلام اے در فراقت گریہ ہائے گنگ و نیل!

الصّلوٰۃ اے چشمِ مہرت بند گیم راصلہ!
السّلام اے کیفِ دردت عشق را اجر جمیل!

بینوا یانہ بدرگاہِ توسر افگندہ ایم
یا بران و یا بخواں تو خواجۂ ما بندہ ایم

آغا حشرؔ کاشمیری



زیبندہ تیرے سر پہ غنا و سخا کا تاج
فیضِ قدم سے سنگ کو دی طلعتِ زُجاج

تو نے کیا ہے ظلم و ستم کا نظام ختم
تو نے دیا ہے عدل و مساوات کو رواج

آئینِ نَو کی ڈال کے بنیاد دھر میں
تو نے کیا بشر کے ہر اک درد کا علاج

اللہ رے جہاں میں ترے خادموں کی شان
قیصر سے باج لے گئے کِسرا کے سر سے تاج!

تیرے غلام کرتے ہیں گردن کشوں کو زیر
تیرے فقیر لیتے ہیں داراؤں سے خراج

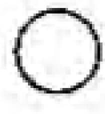
لا سکتا مردِ حق کے سوا کون انقلاب
ہر سُو تھا شرک و دہشت و اوبارو شر کا راج

اپنے نبیؐ کی مدح کرے حشر میں قبول
رکھ لے خدا مرے سخنِ پُر خطا کی لاج

گر میرے حالِ زار پہ وہ ڈال دیں نگاہ
پھر کوئی آرزو نہ تمنّا نہ احتیاج

آیا ہے در پہ شوق سے میلاد کا ہے دن
کر لیجئے قبول سلامِ نظیر آج

اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی



حضورؐ آپ کا دیدار گر میسّر ہو
تو ذبح نفس بھی، تسلیمِ جاں بھی ہے منظور

بصدقۂ خم کا کل بدار انفُسِنَا
نہادہ دام بہر سوئے ''باغیانِ شرور''

وُہ اہلِ فکر جو بدعت کو اجتہاد کہیں
بدل نہ دیں کہیں دینِ حنیف کا منشور

گِھرا ہے یورشِ تشکیک و وہم میں مومن
ہوئی ہیں عام جہاں میں رسومِ فسق و فجور

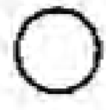
حضورؐ کوئی مجدّد عطا ہو ملّت کو
ہو جسکے فیض سے احیائے دین حق کا ظہور

چلے زمانے میں بس امر آمرِ مطلق
جہاں میں رایت دیں ہو مظفر و منصور

حضورؐ ایک نظر التفات سے مملو
بنامِ آیۂ رحمت بنامِ ربِ غفور

بہت طویل ہیں آلامِ دہر کے سائے
بہت دراز ہے اب دامن شب دیجور

اقتباس



مدیحِ سرورِ کونین میں خامہ اُٹھاتا ہُوں
خیالِ کفر کی ظلمت پہ اک بجلی گراتا ہُوں

شبِ اوہام ہے شمع یقیں محفل میں لاتا ہُوں
چراغِ طور ایمن کوہِ معنی پر جلاتا ہُوں

الٰہی شوخیِ برقِ تجلّی دہ زبانم را
قبول خاطرِ موسیٰ نگاہاں کن بیانم را

محمدؐ پیشوا اور رہنمائے خلق و عالم ہیں
معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرّم ہیں

فروغِ محفلِ ہستی میں نورِ عرش اعظم ہیں
حبیبِ حق ہیں ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں

اُنہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی زینت ہے
اُنہیں کی بُو سے عطر آگئیں بنی آدم کی طینت ہے

انہیں کے دل کی آگاہی ہوئی تھی رازِ فطرت پر
انہیں کی طبع کو وجد آ گیا تھا سازِ فطرت پر

وہی چشمِ خدا بیں محو تھی اندازِ فطرت پر
اُنہیں کا ناز غالب آ گیا تھا نازِ فطرت پر

وقائع ان کے عزم و فکر کے سانچے میں ڈھلتے تھے
ذرائع غیب سے تکمیل مقصد کو نکلتے تھے

وہ نظریں ساقی میخانۂ یزداں پرستی تھیں
وہ آنکھیں مظہرِ انوار رازِ بزمِ ہستی تھیں

اُنہیں پر بدلیاں خالق کی رحمت کی برستی تھیں
اسی محفل کی بخشیں خلد کے پُھولوں میں بستی تھیں

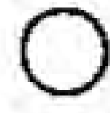
اسی سرکار نے رُتبہ بڑھایا طبع انساں کا
اسی دربار نے خلعت پہنایا نورِ ایماں کا

وہی ہے اپنا آقا اور وہی مالک ہمارا ہے
اُسی کا دین و دُنیا میں فقط ہم کو سہارا ہے

وجود اس کا فراغ ہر دو عالم کا اشارا ہے
اگر طوفان ہے دُنیا تو وہ اس کا کنارا ہے

ہمیں سیلاب کا ڈر کیا ہو جب وہ ناخدا ٹھہرے
ہمیں کیا فکر جب ایسے شہنشاہ کے گدا ٹھہرے

اکبرؔ الٰہ آبادی



ہوا جو عشق میں مفلس وہی زردار ہوتا ہے
کٹائے سر جو اُلفت میں وہی سردار ہوتا ہے

جو دل کی آنکھ سے دیکھے اُسے دیدار ہوتا ہے
جو اُن کے در پہ جاسوئے وہی بیدار ہوتا ہے

جو ہو جاتا ہے دیوانہ حبیبِ حق کی اُلفت میں
حقیقت میں وہ دیوانہ نہیں ہُشیار ہوتا ہے

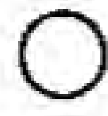
لٹا کر گھر کو اُلفت میں کہا صدیقِ اکبر نے
خریدارِ محبت کا یہی بیوپار ہوتا ہے

اُٹھا کر دین کا جھنڈا کہا فاروقِ اعظم نے
جھکا کر سر کو قدموں پر علم بردار ہوتا ہے

کہا حسنین سے شیرِ خدا نے سر کٹا دے جو
مئے عشقِ محمدؐ سے وہی سرشار ہوتا ہے

مبارک ہو تجھے اقبالؔ پیغامِ اجل آیا
سُنا ہے قبر میں سرکار کا دیدار ہوتا ہے

اقبالؔ احمد نوریؔ



کس نے پھر چھیڑ دیا قصّۂ لیلائے حجاز
دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز

بھر کے دامن میں غریبوں کی دعائیں لے جا
اے نسیمِ سحر اے بادیہ پیمائے حجاز

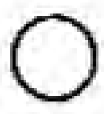
بزم ہستی میں ہے ہنگامۂ محشر برپا
اب تو ہو خواب سے بیدار مسیحائے حجاز

مئے افرنگ میں باقی نہ رہا کوئی سرور
ہم نے جس دن سے چکھی ہے مئے مینائے حجاز

دل دیوانہ دعا مانگ وہ دن پھر آئے
وہی ہم ہوں وہی سجدہ وہی صحرائے حجاز

خاکِ یثرب کے ہر اک ذرّہ سے آتی ہے صدا
اخترِ خاک نشیں ناصیہ فرسائے حجاز

اختر شیرانی



حُسنِ فطرت کو ہجومِ عاشقاں درکار تھا
عاشقوں کو بہرِ سجدہ آستاں درکار تھا

زندگی تھی چلچلاتی دھوپ میں زارو زبوں
رہروؤں کو سایۂ ابرِ رواں درکار تھا

بحر کو موتی ملے، تاروں کو تنویریں ملیں
اس سخاوت کو شہِ ہر دو جہاں درکار تھا

اس بساطِ خاک کی نشوونما کے واسطے
اک حکیمِ آب و گِل اک چہرہ خواں درکار تھا

کفر کے نرغے میں گھبرائی ہوئی مخلوق کو
ذاتِ برحق کا یقینِ بے گماں درکار تھا

اے زہے تقدیر، یہ نکلا محمدؐ کا مقام
کوئی، انسان و خدا کے درمیاں درکار تھا

خالقِ ارض و سما کی مصلحت جو ہو سو ہو
اس جہاں کو ناقدِ دانشوراں درکار تھا

خامیٔ مخلوق سے خالق پہ اک آتی تھی بات
عاصیوں کو اک شفیعِ عاصیاں درکار تھا

قافلے کو منزلِ انسانیت کے واسطے
نسلِ انساں سے امیرِ کارواں درکار تھا

بے صدا و صوت تھی دولت سرائے آب ِگل
اس فضا میں صرف آئینِ اذاں درکار تھا

چاہئے تھا آدمی کی رہبری کو آدمی
مُرسلوں کو سربراہِ مرسلاں درکار تھا

زندگی پر کیسے کُھل جاتے رموزِ زندگی
قولِ حق کو اُن کا اندازِ بیاں درکار تھا

منجمد تھی کب سے صحرائے عرب میں تیرگی
حق نے پیغمبر وہیں بھیجا جہاں درکار تھا

نوُر اُن کا عرش پر میلاد ان کا خاک پر
آسمانوں سے زمیں کو ارمغاں درکار تھا

یا محمدؐ تو نے رکھ لی مسلکِ آدم کی لاج
جس کو دانائے دو حرف کن فکاں درکار تھا

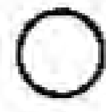
اُن سے ملتے ہیں نظر کافر مسلماں ہو گئے
اس کے معنی ہیں حرم کو پاسباں درکار تھا

دُھوپ میں ڈھوئے تھے پتھر اس لیے سرکار نے
حشر کے دن رحمتوں کا سائباں درکار تھا

رحمۃ لِلّعالمین سے جلے دل کے چراغ
اِنس و جاں کو خیر خواہِ انس و جاں درکار تھا

ہاں مرے سجدوں میں ہے دانشؔ اُسی در کی تڑپ
میری پیشانی کو ان کا آستاں درکار تھا!

دانشؔ (احسان ابن دانش علی)



ذاتِ محمدؐ شمعِ دو عالم، صَلّی اللہ علیہِ وسلّم
جسم سراسر نُور مُجسّم، صَلّی اللہ علیہِ وسلّم

اُس کا تجمّل قریہ بہ قریہ، اُس کی تجلّی خانہ بخانہ
اُس کا تصرّف عالم عالم، صَلّی اللہ علیہِ وسلّم

اُس کا تبسّم گُلشن گُلشن ، اُس کا ترحّم باراں باراں
نقشِ قدم تا عرشِ معظّم، صَلّی اللہ علیہِ وسلّم

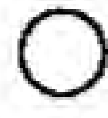
شام نے اُس دہلیز سے پائی خواب کی لذّت، قلب کی راحت
صُبح نے مانگی نور کی جاجم ، صَلّی اللہ علیہِ وسلّم

ذات ہے اُس کی حق کی گواہی قول ہے اُس کا قولِ الٰہی
اُس کا ہر پیغام ہے محکم ، صَلّی اللہ علیہِ وسلّم

شمعِ عجم ہے ، رُوحِ علوم و اُمیّ لقب ہے
خُلق مکمّل، دین مُسلّم، صَلّی اللہ علیہِ وسلّم

دانشؔ ہم درویشِ نبیؐ ہیں واقفِ لطفِ تشنہ لبی ہیں
سجدۂ پیہم، شکر دما دم، صلّی اللہ علیہِ وسلّم

احسان دانشؔ



تو نے جہاں چراغ صداقت جلائے ہیں
صدیوں کی تیرگی کے قدم ڈگمگائے ہیں

ماہ و نجوم ہیں ترے ممنون گرد راہ
خالق نے تیرے ناز نبوت اٹھائے ہیں

اصنام کانپ کانپ کے سجدوں میں گر پڑے
تو نے جب آ کے پرچم وحدت اڑائے ہیں

تیرے اصول، تیرے نشاں، تیری راہ پر
جو قافلے چلے، وہی منزل پہ آئے ہیں

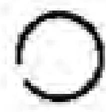
اللہ رے خلق، در پئے آزار تھے جو لوگ
تو نے بصد خلوص گلے سے لگائے ہیں

حصے میں آئی ہے ترے تکمیل آگہی
تو نے حیات نو کے طریقے سکھائے ہیں

فانوس دے دیے ہیں خیال و شعور کو
یکسر دیار قلب و نظر جگمگائے ہیں

تو نے دلوں سے زنگ اُتارے ہیں اس طرح
پتھر تھے ، آئینوں کی طرح جگمگائے ہیں

احسان دانش



تجھ پر سلام صاحبِ اسرارِ شش جہات
جاگا ہے تیرے نام سے ہنگامۂ حیات

تیری صفت صفت سے جھلکتا ہے حسنِ ذات
تو بحرِ بیکراں ہے سفینہ ہے کائنات

واجب تھا عکس احمدؐ بے میم کے لیے
ہفت آسماں اٹھیں تری تعظیم کے لیے

فرمانروائے قلب و نظر، رحمتِ تمام
مردِ جلیل، خضرِ ملل، والیِ انام

تو نے خیال و ذہن کو بخشا ہے وہ مقام
تاریخ کی جبیں کے ستارے ترے غلام

تو نے عرب کے زندہ جنازوں کو زم دیا
پامالیوں کو منصبِ گردوں چشم دیا

پہلے بھی آچکے تھے رسُولانِ ذی وقار
لیکن رُکی نہ خُلق و مساوات میں بہار

آئی نہ اعتدال پہ رفتارِ روزگار
انساں کو تھا بُتوں کے محاسن پہ اعتبار

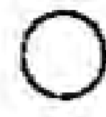
بدلا وہ تو نے ذہن کو ، دل کو ، مزاج کو
حیرت شکستہ آئینے لائی خراج کو

ممکن نہیں ہے ارض و سما میں ترا جواب
تجھ سے کیاہے چاند ستاروں نے اکتساب

منشائے ایزدی ترے باطن پہ بے نقاب
تو وہ نبی ہے تجھ پہ اتاری گئی کتاب

جب بھی قلم چلا ترے حسن وصفات میں
تھے چومکھے چراغ تخیل کے ہات میں

احسان دانشؔ



آئی نسیمِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

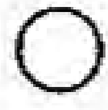
لے کے مرا دل آئیں گے مر جائیں گے مٹ جائیں گے
پہنچیں ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ جانب دیکھنے والو آنکھیں کھولو ہوش سنبھالو
دیکھو قدِ دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام اسی کا بابِ کرم ہے دیکھ یہی محراب حرم ہے
دیکھ خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو مہکی بیدمؔ دل کی دنیا لہکی
کُھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیدمؔ شاہ وارثی



آنکھ فدائے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
قلب نثارِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوشبوئے کونین سے بہتر، پھولوں سے برتر کلیوں سے بڑھ کر
خوشبوئے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

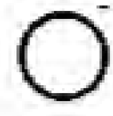
دُنیا میری ذکرِ مدینہ، دین مرا دیں شہِ بطحا
ایماں مرا روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم و نظر کا ذکر ہی کیا ہے، ذکر ہی کیا ہے فکر ہی کیا ہے
کہتا ہے دل چل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روح ہے لرزاں دل ہے پریشاں آنکھ ہے تر چہرہ افسردہ
لائی صبا پھر بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنج و الم کب ہیں مرے شایاں کیوں نہ رہوں بہزاؔد میں شاداں
بن کے گدائے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہزاد لکھنوی



قُدوۂ ہستی زُبدۂ عالم، صلی اللہ علیہ وسلم
جانِ کرم، احسانِ مجسم، صلی اللہ علیہ وسلم

زخمِ ذُنوب و درد و الم کی، جُملہ کرب و رنج و محن کی
آپ کی ذاتِ گرامی مرہم، صلی اللہ علیہ وسلم

زینتِ بزمِ کون و مکاں ہو حُسنِ جناں یا نظمِ جہاں ہو
آپ سے افزوں آپ سے محکم، صلی اللہ علیہ وسلم

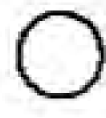
آپؐ کی ضو سے اے مہِ خوباں روشن روشن تاباں تاباں
میری کتابِ زیست کے کالم، صلی اللہ علیہ وسلم

مُلکِ دنیٰ میں شہرِ بقاء میں کشورِ بخشش جُود و عطا میں
آپؐ مکرّم آپؐ معظّم، صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کی شوکت آپؐ کی صولت آپؐ کی رفعت،آپ کی عظمت
اِنّ اللہَ تَعَالیٰ اَعْلَمْ صلی اللہ علیہ وسلم

جلوۂ فاراں، رُوحِ بہاراں، طلعتِ حق اعزازِ نگاراں
صَفوتِ آدم، عِصمتِ مریمؑ، صلی اللہ علیہ وسلم

بشیر حسین ناظم



صلی اللہ علیہ وسلم
بول میرے دِل، بول میری جاں

دیکھ وہ آیا محرمِ یزداں
آیا جہاں کا مُونس و ہمدم

صلی اللہ علیہ وسلم
کتنی خُنک ہے خُلق کی چھاؤں

رشکِ جناں ہیں شہر اور گاؤں
وُہ ہے سراپا مہرو محبت

اس کے محاسن کیا گنواؤں
خالقِ دُنیا اس کا ثنا خواں

وُہ ہے سراسر لُطفِ فراواں
لُطفِ فراواں، خیرِ مُجسم
صلی اللہ علیہ وسلم

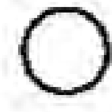
لاہوتی انوار سے واقف

ملکوتی اسرار سے واقف
خَلق کے سب رنگوں کا شناسا

دُنیا کے اطوار سے واقف
اُمّی لقب اور ایسا ہمہ داں

انساں کے ہر درد کا درماں
دَرد کا درماں، زخم کا مرہم
صلی اللہ علیہ وسلم

بشیر منذر



مدینے دل و روح و جاں لے کے جاؤں
محبت کا سارا جہاں لے کے جاؤں

جو سرگرم رہتی ہے ان کی ثنا میں
وہ فکرِ سخن وہ زباں لے کے جاؤں

بُھلا دوں جو کاذب ہے روداد میری
جو حق ہے وہی داستاں لے کے جاؤں

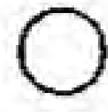
محمدؐ محمدؐ ہو ہونٹوں پہ میرے
میں ایماں کی گُل کاریاں لے کے جاؤں

نہ چُھوٹے کبھی یہ دیارِ مدینہ
یہ حسرت سرِ آستاں لے کے جاؤں

جو تڑپا رہا ہے مری زندگی کو
وہی دل کا دردِ نہاں لے کے جاؤں

نہیں لائقِ نذر بہزآد کچھ بھی
میں کیا پیشِ شاہِ شہاں لے کے جاؤں

بہزآد لکھنوی (سردار حسین خاں)



آنکھ فدائے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
قلب نثارِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوشبوئے کونین سے بہتر، پھولوں سے برتر کلیوں سے بڑھ کر
خوشبوئے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

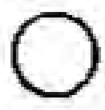
دُنیا میری ذکرِ مدینہ دین مرا دیں شہ بطحا
ایماں مرا روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چشم و نظر کا ذکر ہی کیا ہے ذکر ہی کیا فکر ہی کیا ہے
کہتا ہے دل چل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

روح ہے لرزاں دل ہے پریشاں آنکھ ہے تر چہرہ افسردہ
لائی صبا پھر بوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنج و اَلم کب ہیں مرے شایاں کیوں نہ رہوں بہزاد میں شاداں
بن کے گدا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہزاد لکھنوی



وہ دن قریب ہے کہ مدینے کو جاؤں گا
ہر گام پر جبینِ عقیدت جھکاؤں گا

جالی کے پاس تھام کے دل کو بصد نیاز
جو کچھ گزر رہی ہے وہ سب کچھ سناؤں گا

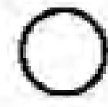
دل کا معاملہ ہے کوئی کھیل تو نہیں
روؤں گا گڑگڑاؤں گا، آنسو بہاؤں گا

وہ مے پیوں گا جس کی سدا سے تلاش تھی
طے کر لیا ہے ہوش میں میں پھر نہ آؤں گا

اُس خاکِ آستاں کو کروں گا جبیں سے مَس
سوئے ہوئے نصیب ہیں اُن کو جگاؤں گا

بطحا پہنچ گیا جو میں مرشد کے فیض سے
بہزاؔد رکھ کے در پہ نہ سر کو اُٹھاؤں گا

بہزاد لکھنوی



آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ ہمارا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مصحفِ ایماں روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

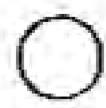
لے کے مرادِ دل آئیں گے مر جائیں گے، مٹ جائیں گے
پہنچیں تو ہم تا کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طوبیٰ کی جانب تکنے والو آنکھیں کھولو، ہوش سنبھالو
دیکھو قدِ دل جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام اسی کا بابِ کرم ہے دیکھ یہی محرابِ حرم ہے
دیکھ خمِ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بھینی بھینی خوشبو مہکی ، بیدمؔ دل کی دُنیا لہکی
کُھل گئے جب گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیدمؔ شاہ وارثی



قبلہ و کعبۂ ایمان رسولِ عربی
دو جہاں آپ پہ قربان رسولِ عربی

چاند ہو تم جو رسولانِ سلف تارے ہیں
سب نبی دل ہیں تو تم جان رسولِ عربی

صدقہ حسنین کا روضہ پہ بلا لو مجھ کو
ہند میں ہوں پریشان رسول عربی

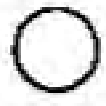
کس کی مشکل میں تری ذات نہ آڑے آئی
تیرا کس پر نہیں احسان رسولِ عربی

کوئی بہتر ہے تو بہتر سے بھی بہتر ہے تو
سب سے اعلیٰ ہے تری شان رسولِ عربی

تیرا دیدار ہے دیدارِ الٰہی مجھ کو
تیری اُلفت مرا ایمان رسولِ عربی

مجمعِ حشر میں اس شان سے آئے بیدؔم
ہاتھ میں ہو ترا دامان رسولِ عربی

بیدؔم شاہ وارثی



نامِ خدا محمدؐ گردوں خرام میرا
خورشید جاں مجسّم ماہِ تمام میرا

وہ صدر عالمیں ہے سلطانِ مرسلیں ہے
اس کے سوا نہیں ہے کوئی امام میرا

راہِ طلب میں کب تک بھٹکوں میں سر بصحرا
کاش اس کے در پہ ہوتا اب تو مقام میرا

یارب! ترا وہ بندہ، بندہ ہے پر وہ بندہ
نام اس کا ہے وظیفہ ہر صبح و شام میرا

اسکی اگر مدد ہو، اس ہفتخوانِ غم میں
ہر غول و دیو سرکش ہوجائے رام میرا

اللہ دے تو یہ دے اس میکدے میں ساقی
اسکی مئے محبت ہو اور جام میرا

یارب! میں اس کے در سے اُٹھ کر کہیں نہ جاؤں
لکھا ہوا اس سرا میں جب تک قیام میرا

ذرّہ ہوں اس گلی کا یہ اجرِ عاشقی ہے
دارالسلام کا میں دارالسلام میرا

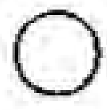
بے خود مجھے جو پایا کیا بندہ پروری ہے
کرتی ہے رحمتِ حق خود انتظام میرا

آنکھوں میں اپنی سرمہ ہے اس کی نقش پا کا
کرتے ہیں آنکھ والے سب احترام میرا

مایوس ہو نہ کوئی اٹھوں نہ اسکے در سے
وہ حکمِ عام اس کا یہ اہتمام میرا

عیسیٰؑ دہر ہوں میں اے بے نظیر ازل سے
لکھا ہے جاں نثاروں میں اسکے نام میرا

بے نظیر شاہ



عظیم الشان ہے شانِ محمدؐ خدا ہے مرتبہ دانِ محمدؐ
کتب خانے کئے منسوخ سارے کتابِ حق ہے قرآن محمدؐ

نبیؐ کے واسطے سب کچھ بنا ہے بڑی ہے قیمتی جانِ محمدؐ
شریعت اور طریقت اور حقیقت یہ تینوں ہیں کنیزان محمدؐ

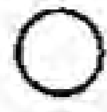
فرشتے بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ہیں غلامان محمدؐ
نبیؐ کا نطق ہے ، نطقِ الٰہی کلامِ حق ہے فرمانِ محمدؐ

خدا کا نور ہے، نورِ پیمبرؐ خدا کی شان ہے شانِ محمدؐ
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ یہی ہیں چار یارانِ محمدؐ

علیؑ ان میں وصی مصطفےٰؐ ہے علی ہے رنگِ بستانِ محمدؐ
علیؑ و فاطمہؓ شبیرؑ و شبرؑ بسا ان سے گلستان محمدؐ

بتاؤں کوثریؔ کیا شغل اپنا میں ہوں ہر دم ثناء خوانِ محمدؐ

چودھری دلورام کوثریؔ



مَیں کلمہ گو ہوں خاص خُدا و رسُولؐ کا
آتا ہے بامِ عرش سے مژدہ قبول کا

وہ پاک بے نیاز تجسّم سے ہے بری
محتاجِ فوق و تحت ، نہ وہ عرض و طول کا

انسان سے بیاں ہوں کیونکر صفات ذات
ایسا کہاں ہے ذہن ظلوم و جہول کا

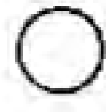
دونوں جہاں میں بوئے محمدؐ ہے عطر بیز
کونین میں ہے رنگ فقط ایک پھُول کا

صلِّ علیٰ ہے نامِ محمدؐ میں کیا اثر
درماں دلِ علیل و حزین و ملول کا

طاعت خدا کی اور اطاعت رسُولؐ کی
یہ ہے طریق، دولتِ دیں کے حصُول کا

یہ داغ ہے صحابۂ عظام کا مطیع
یہ داغ جاں نثار ہے آلِ رسولؐ کا

داغ دہلوی



جن و ملک شیدائے محمد ، صَلّی اللہ عَلیہِ وسلّم
ہر دو جہاں جویائے محمد ، صَلّی اللہ عَلیہِ وسلّم

اُن کی چمک سے شمس منور اُن کی جھلک سے عالم روشن
اللہ اللہ ضیائے محمد ، صَلّی اللہ عَلیہِ وسلّم

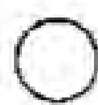
عرشِ بریں سے فرشِ زمیں تک جن و انساں حور و غلماں
ہر دم سب ہیں فِدائے محمد ، صَلّی اللہ عَلیہِ وسلّم

مَہ سے زیادہ، مہر سے افزوں غالب سب نوری جسموں پر
نُورِ رُخِ زیبائے محمد ، صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ حقارت سے مت دیکھیں میری جانب اہلِ مجلس
میں ہُوں ایک گدائے محمد ، صلی اللہ علیہ وسلم

دیدار علی شاہ (مولانا)

فَمُحَمَّدُ نَا هُوَ سَيِّدُنَا فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِهٖ



اَلصُّبحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ

آپؐ کے چہرۂ اقدس کی روشنی سے صبح نمودار ہوتی ہے۔

وَاللَّیلُ دَجٰی مِنْ وَّفْرَتِہٖ

اور آپ کے گیسوئے سیاہ سے رات کو تاریکی ملی ہے۔

فَاقَ الرُّسُلَا فَضْلاً وَّعُلَا

آپؐ علو مرتبت اور فضائل میں تمام انبیاء و رُسل سے فائق ہیں

یَھْدِی السُّبُلَا لِدَلَالَتِہٖ

آپؐ ادیان و عمل کے تمام راستوں میں سب سے بہتر راستہ اسلام کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں

کَنْزُ الْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ

آپؐ فضل و کرم کا ایک خزانہ ہیں، خدا کی بخشی ہوئی نعمتوں کی تقسیم کے والی ہیں۔

هَدِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِہٖ

آپؐ اپنی شریعت کی طرف تمام اقوام و

عمل کی رہنمائی کرنے والے ہیں

اَذْکَی النَّسَبِ، اَعْلَی الْحَسَبِ

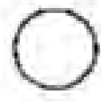
آپؐ سب سے زیادہ پاکیزہ نسب ہیں،

سب سے بہتر خوبیوں کے مالک ہیں

کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِہٖ

آپؐ کی اطاعت و انقیاد کے لیے

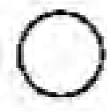
سارے عرب کی گردنیں جھک گئی ہیں۔



اڑائے گناہوں نے دامن کے پُرزے
شفاعت کی سوئی سے سینا پڑے گا

لگاؤ گے تم پار نیّا محمدؐ
بھنور میں جو اپنا سفینا پڑے گا

فائقؔ مخدوم پوری، سید عبدالاحد



لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ، تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں، تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا' تو نے طلوعِ آفتاب

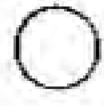
شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنیدؒ و بایزید تیرا جمالِ بے نقاب

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل شباب و جستجو ، عشق حضور و اضطراب

تیرہ و تار ہے جہاں گردش آفتاب سے
طبع زمانہ تازہ کر جلوہ بے حجاب سے

علامہ محمد اقبالؔ



اب رقم کرتا ہوں نعتِ مصطفیٰؐ
جس سے عالم کو ہوئی حاصلِ صفا

سیّد کونین ، ختم المرسلینؐ!
دورِ آخر میں ہے فخرالاولین

طے جو کی معراج میں راہ سما
کیوں نہ ہوں محتاج اس کے انبیاء

ہے وہ بے شک رحمت للعالمین
اس کی مسجد ہے یہ سب رُوئے زمیں

رحمتِ خلاق خورشید و قمر
ہووے نازل اس کی آلؓ پاک پر

جس کی انگلی سے ہوا شق القمر
یار تھے اس کے ابوبکرؓ و عمرؓ

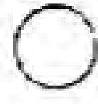
ایک تو اسکا رفیقِ غار تھا
دوسرا لشکر کشِ ابرار تھا

تھے مصاحب اُس کے عُثمانؓ و علیؓ
جو کہ ہیں مشہور عالم میں ولی

ایک جو کانِ حیاء و علم تھا
حمزہؓ و عباسؓ تھے اس کے چچا

بھیجتا ہوں سو درود و سو سلام
آلؓ و اصحابؓ نبیؐ پر صبح و شام

عبدالغفور نساخ عظیم آبادی



میں فرشِ زمیں ہوں تو سقفِ سما ہے
میں سانسوں کا مہماں ہوں تو موج ہوا ہے

شہنشاہ لولاک و مولائے سدرہ
تو میرے تخیّل سے بھی ماروا ہے

تری ذات فخرِ نبی نوعِ انساں
تو صلِّ علیٰ خیرِ خلقِ خدا ہے

وقارِ سکوت اور حُسن تکلّم
تجھے دینے والے نے کیا کیا دیا ہے

چلے تو تو خوشبو چلے آگے آگے
بدستِ صبا مجمر عالیہ ہے

تو دلجوئی و غم گساری کا پیکر
تو خیر البشر اشرف الانبیاء ہے

طبیعت میں دل سوزی و دل نوازی
تو دلگیر کے دردِ دل کی دوا ہے

تو کرتا ہے توقیر و تکریم مہماں
تو بے برگ و نادار کا آسرا ہے

وکیل و کفیل و مہمات عالم
تو سیاح دشتِ وراء الورا ہے

رقم ہیں صحیفوں میں القاب تیرے
تو یٰسین و طاہا میں طلعت نما ہے

عبدالعزیز خالد



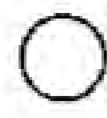
یہ دیکھتا ہوں کہ تیری نظروں میں ہیچ ہے فرِ شہریاری
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے قدموں پہ صدقے ہوتی ہے تاجداری

یہ دیکھتا ہوں، غلام و آقا کا فرق تو نے مٹا دیا ہے
یہ دیکھتا ہوں کہ تو نے شاہ و گدا کو ہمسر بنا دیا ہے

یہ دیکھتا ہوں، جہاں کے ویرانے تیرے قدموں سے گلستاں ہیں
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے دیوانے علم و حکمت کے پاسباں ہیں

ترے فقیروں کو بانٹتے دیکھتا ہوں دارا کی کبریائی
ترے غلاموں کو روندتے دیکھتا ہوں فرعون کی خدائی

علامہ تاجورؔ نجیب آبادی



آنکھوں میں ترا عکسِ حسیں لے کے چلا ہوں
دل درد سے معمور و حزیں لے کے چلا ہوں

تشنہ تھے مرے قلب و نظر آنے سے پہلے
سیرابِ مئے ذوقِ یقیں لے کے چلا ہوں

چھائے ہیں مرے فکرو نظر پر ترے جلوے
اور دل میں تجھے صدر نشیں لے کے چلا ہوں

دنیا بھی ترا صدقہ ہے، دیں بھی تری نعمت
قدموں سے ترے دنیا و دیں لے کے چلا ہوں

خالی نہیں لوٹا ہوں مُصلّائے نبیؐ سے
پیشانی میں مَیں نور مبیں لے کے چلا ہوں

نقشِ قدمِ پاک پہ سجدوں کی بدولت
انوار سے معمور جبیں لے کے چلا ہوں

ہر چند گنہگار ہوں اے رحمتِ عالمؐ!
پر تیری شفاعت کا یقیں لے کے چلا ہوں

عبدالعزیز شرقی



چشمِ کرم جو آپ کی شاہؐ زمن پڑے
کشت ثمر یہ سایۂ باغ عدن پڑے

خود منزلیں تھیں عازمِ طیبہ کی منتظر
راہ طلب میں سینکڑوں کوہ و دمن پڑے

آنکھوں کے آئینے میں ہیں انوار اس طرح
شبنم پہ ماہتاب کی جیسے کرن پڑے

سالارِؐ دو جہاں کی عزیمت کہ عمر بھر
بدر و حنین و خیبرو خندق میں رن پڑے

از بسکہ میرے دل میں تمنا ہے اے ثمر
پہنچوں درِ حضورؐ پہ لیسے بھی بن پڑے

عبدالکریم ثمؔر

شیرازہ ہوا ملّتِ مرحوم کا ابتر
اب تو ہی بتا تیرا مسلمان کدھر جائے

وہ لذت آشوب نہیں بحر عرب میں
پوشیدہ جو ہے مجھ میں وہ طوفان کدھر جائے

ہر چند ہے بے قافلہ و راحلہ و زاد
اس کوہ و بیاباں سے حدی خوان کدھر جائے

اس راز کو اب فاش کرائے کوئے محمدؐ
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے

(۲)

وہ دانائے سُبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا

نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسیں وہی طاہا

(۳)

نگاہ، عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم اُٹھا کر
وہ بزمِ یثرب میں آکے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپاچھپا کر

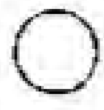
ترے ثنا گو عروسِ رحمت سے چھیڑ کرتے ہیں روز محشر
کہ اس کو پیچھے لگالیا ہے گناہ اپنے دکھا دکھا کر

جو تیرے کوچے کے ساکنوں کا فضائے جنّت میں دل نہ بہلا
تسلّیاں دے رہی ہیں حوریں خوشامدوں سے منا منا کر

جسے محبت کا درد کہتے ہیں مایۂ زندگی ہے مجھ کو
یہ درد وہ ہے کہ میں نے رکھا ہے دل میں اس کو چُھپا چُھپا کر

خیال راہ عدم سے اقبالؔ تیرے در پر ہوا ہے حاضر
بغل میں زادِ عمل نہیں ہے صلہ مری نعت کا عطا کر

علامہ اقبالؔ



آیۂ کائنات کا معنیٔ دیریاب تو
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بُو

جلوتیانِ مدرسہ کور نگاہ و مُردہ ذوق
خلوتیانِ میکدہ کم طلب و تہی کدو

میں کہ مری غزل میں ہے آتشِ رفتہ کا سراغ
میری تمام سرگزشت کھوئے ہوؤں کی جستجو

بادِ صبا کی موج سے نشوونمائے خار و خس
میرے نفس کی موج سے نشوونمائے آرزو

خونِ دل و جگر سے ہے میری نوا کی پرورش
ہے رگِ ساز میں رواں صاحبِ ساز کا لہو

فرصتِ کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را
یک دو شکن زیادہ کُن گیسوئے تابدار را

لوح بھی تو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالمِ آب و خاک میں تیری ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تُو نے طلوعِ آفتاب

شوکتِ سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقرِ جنیدؒ و بایزیدؒ تیرا جمالِ بے نقاب

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقلِ غیاب و جستجو، عشقِ حضور و اضطراب

تیرہ و تار ہے جہاں گردشِ آفتاب سے
طبعِ زمانہ تیز کر جلوۂ بے حجاب سے

تیری نظر میں ہیں تمام میرے گزشتہ روز و شب
مجھ کو خبر نہ تھی کہ ہے علم نخیلِ بے رطب

تازہ مرے ضمیر میں معرکۂ کُہن ہوا
عشق تمام مصطفیٰؐ ، عقل تمام بُو لہب

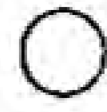
گاہ بحیلہ می برد گاہ بزوری کشد
عشق کی ابتداء عجب، عشق کی انتہا عجب

عالمِ سوز و ساز میں وصل سے بڑھ کے ہے فرق
وصل میں مرگ آرزو، ہجر میں لذّتِ طلب

عین وصال میں مجھے حوصلۂ نظر نہ تھا
گرچہ بہانہ جُو رہی میری نگاہِ بے ادب

گرمیِ آرزو فراق، شورشِ ہاو ہُو فراق
موج کی جستجو فراق، قطرہ کی آبرو فراق

علامہ اقبالؒ



جلال اتنا کہ حسن میں بھی ہو جس سے شان نیاز پیدا
جمال ایسا کہ جس کی تابش سے پتھروں میں گداز پیدا

وجاہت اتنی کہ شوق دیدار کو مجال نمو نہیں ہے
لیاقت ایسی کہ کم سوادوں کو جرأت گفتگو نہیں ہے

ذہانت اتنی کہ عقل خود بیں کو جو اسیر نیاز رکھے
صداقت ایسی کہ شاعروں کو مبالغے سے بھی باز رکھے

سرشت اتنی لطیف، صدق و صفا کا گنجینہ جس کو کہیے
طبیعت ایسی شریف، مہر و وفا کا آئینہ جس کو کہیے

عطوفت اتنی کہ حاسد بے ادب کے جرم و گناہ بخشے
مروت ایسی کہ دشمن جاں طلب کو بھی جو پناہ بخشے

حس تری بزم میں جسے لائے، خلق تیرا غلام کر لے
جو رم کرے تجھ سے از رہ بغض، تو اس کو رام کر لے

جو تیرے جلووں سے ہو منور، اس آئینے میں نہ بال آئے
مٹے خیال گناہ دل سے، جو دل میں تیرا خیال آئے

ترے فروغ جمال کی تابشیں یہ بتا رہی ہیں
کہ تیری صورت میں تیری سیرت کی طلعتیں جگمگا رہی ہیں

یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے اقوال خود بخود منہ سے بولتے ہیں
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے احوال خود دلوں کو ٹٹولتے ہیں

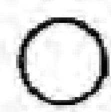
یہ دیکھتا ہوں کہ تیری نظروں میں ہیچ ہے فرشہریاری
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے قدموں پہ صدقے ہوتی ہے تاجداری

یہ دیکھتا ہوں ، غلام و آقا کا فرق تو نے مٹا دیا ہے
یہ دیکھتا ہوں کہ تو نے شاہ و گدا کو ہمسر بنا دیا ہے

یہ دیکھتا ہوں، جہاں کے ویرانے تیرے قدموں سے گلستاں ہیں
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے دیوانے علم حکمت کے پاسباں ہیں

ترے فقیروں کو بانٹتے دیکھتا ہوں دارا کی کبریائی
ترے غلاموں کو روندتے دیکھتا ہوں فرعون کی خدائی

تاجور نجیب آبادی



خدا کو مانا ہے دیکھ کر تجھ کو اُس کی شانِ جمیل تُو ہے
خدا کی ہستی پہ میرے نزدیک سب سے روشن دلیل تُو ہے

خدا کی صورت کوئی نہیں اور خدا کی صُورت کوئی اگر ہے
تو وہ حریفِ نقوشِ تصویر تیری صورت میں جلوہ گر ہے

میں شش جہت کی فضا کو جلووں سے تیرے لبریز دیکھتا ہوں
ترے محبت بھرے فسانے کو زندگی خیز دیکھتا ہوں

یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے اقوال خود بخود منہ سے بولتے ہیں
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے احوال خود دلوں کو ٹٹولتے ہیں

یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے احرار شوکت آرائے بحرو بر ہیں
یہ دیکھتا ہُوں کہ تیرے انوار طلعت افزائے بحروبر ہیں

یہ دیکھتا ہُوں کہ تیری نظروں میں ہیچ ہے فرِ شہریاری
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے قدموں پہ صدقے ہوتی ہے تاجداری

یہ دیکھتا ہوں غلام و آقا کا فرق تو نے مٹا دیا ہے
یہ دیکھتا ہوں کہ تو نے شاہ و گدا کو ہمسر بنا دیا ہے

یہ دیکھتا ہوں جہاں کے ویرانے تیرے قدموں سے گلستاں ہیں
یہ دیکھتا ہوں کہ تیرے دیوانے علم وحکمت کے پاسباں ہیں

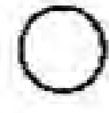
ترے غلامان کشور آرا کی خرقہ پوشی کو دیکھتا ہوں
ترے سلاطین کار فرما کی حق نیوشی کو دیکھتا ہوں

ترے جلو میں خراج گیروں، خراج بخشوں کو دیکھتا ہوں
ترے حضوری میں تاج گیروں کو تاج بخشوں کو دیکھتا ہوں

ترے فقیروں کو بانٹتے دیکھتا ہوں دارا کی کبریائی
ترے غلاموں کو روندتے دیکھتا ہوں فرعون کی خدائی

میں ان مناظر کو دیکھتا ہوں دمک رہی ہیں مری نگاہیں
دمک رہی ہیں، چمک رہی ہیں، مہک رہی ہیں میری نگاہیں

علامہ تاجور نجیب آبادی



خوش نصیب لوگو یثرب کے جانے والو
عیشِ ابد کمالو رنجِ سفر اٹھا کر

جاتے ہو تم تو جاؤ لیکن یہ یادرکھنا
جاتے ہو میرے دل میں اِک آگ سی لگاکر

لکھی تو تھی یہ دولتِ تقدیر میں تمہاری
کیا پھل ملے گا مجھ کو اب خار تم سے کھا کر

آؤ ذرا کہ دے لوں تسکین اپنے دل کو
خاک قدم تمہاری آنکھوں سے میں لگا کر

اس بدنصیب کی ہے اِک عرض سنتے جاؤ
کہتا ہے چشمِ تر سے سیروں لہو بہا کر

دیکھو یہ یاد رکھنا طیبہ میں جب پہنچنا
مجھ کو نہ بُھول جانا مقصود اپنا پاکر

ہو روضۂ نبیؐ پر جب حاضری تمہاری
کہنا بہت ادب سے جالی کے پاس جاکر
سرکارؐ نیند کب تک لِلہ جلد اُٹھئے
اُمت کا دم رُکا ہے گویا لبوں پر آکر

حشر بپا ہے اُٹھئے اے شمعِ بزمِ محشر
اُمت کے سر پہ رکھئے دستِ کرم اب آکر

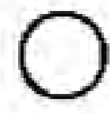
یہ ہے بات ایسی بنتی نہیں بنائے
بیٹھے ہیں آپؐ ہی سے سب آسرا لگا کر

اور اک غریب جس کو کہتے ہیں سب تمنّا
آنے کے وقت ہم نے دیکھا جو اس کو جاکر

طیبہ کی سمت رُخ تھا اشک آنکھوں سے رواں تھے
بیچارہ کہہ رہا تھا یوں ہاتھ اٹھا اٹھا کر

تا درِ جہان خوبی امروز کامگاری
باشد کہ بیدلاں را کامے زلب برآری

علامہ تمنا عمادی، محی الدّین



نقاب چہرۂ نور سے اُٹھالیں آپؐ
گنہا گار پہ بھی اک نگاہ ڈالیں آپؐ

بھنور میں ہے مرے قلب و نگاہ کی کشتی
کہیں میں ڈوب نہ جاؤں مجھے سنبھالیں آپؐ

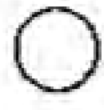
مری خرد نے مری زندگی کو پھونک دیا
مجھے جہنمِ احساس سے بچالیں آپؐ

وہ اک ردائے کرم ہے جو رحمتِ عالم
اُسی ردائے کرم میں مجھے چھپالیں آپؐ

اس آرزو پہ مری ساری زندگی قرباں
کہ ایک بار مدینہ مجھے بلالیں آپؐ

وہ آپ کا ہے ، کہیں اور جا نہیں سکتا
ہزار طرح سے گوہرؔ کو آزما لیں آپؐ

گوہرؔ، گوہر حسین خان



آنکہ را ہے بہ نہانخانۂ جانست او را
بے نشانست و بہر ذرّہ نشانست او را

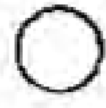
معنیٔ احمدؐ بے میم بپرس از جبریل
بخدا جوہرِ کُل مرتبہ دانست او را

منم از حلقہ بگوشانِ رسولِ عربی
کہ زمین بوسِ ادب کون و مکانست او را

کرداز نیم نظر خیبر کفرم بدونیم
آن یک اندیش کہ تیغِ دوزبانست او را

معنیٔ نکتۂ سر بستہ قلندر داند
آنچہ بر شیخ نہانست عیانست او را

غلام قادر گرامی جالندھری



بگیرم دامنِ آن سیّد لولاکؐ در محشر
کہ محشر برنتا بدتابِ حُسنِ بے حجابش را

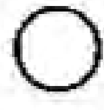
شبے در خانۂ زین آن امامِ انبیا آمد
قضا گیرد عنانش را قدر گیرد رکابش را

قضا گیرد، قدر گیرد، ازل گیرد، ابد گیرد
رکابش را، عنانش را، عنانش را رکابش را

سوارِ برق شد ماہے فلک آمد عنان گیرش
رکابش بوسہ برپا زد ملک بوسد رکابش را

گرامیؔ در قیامت آن نگاہِ مغفرت خواہد
کہ در آغوش گیرد جُرمہائے بے حسابش را

غلام قادر گرامی جالندھری



ہ سبز گنبد کی بہاروں میں وہ زیبائی ہے
عرش اعظم بھی مدینے کا تمنائی ہے

ہ تجھ سے پہلے تھا ہر اک سمت خزاں کا عالم
تیرے آنے ہی سے ہر شے پہ بہار آئی ہے

ہ جب ترا ذکر کیا، نور کا بادل برسا
جب ترا نام لیا، جان میں جاں آئی ہے

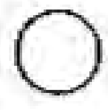
تجھ کو اللہ نے محبوب کہا، خوب کہا
تری عظمت کی دو عالم نے قسم کھائی ہے

کون ہے ختم رسلؐ، ہادیٔ کل تیرے سوا
عرش تا فرش ترے نور کی پہنائی ہے

نام یکتا ہے تو پیغام بھی یکتا ہے ترا
ہر بڑی شان میں آقا تری یکتائی ہے

جشن میلاد میں غافل مری نعتیں سن کر
منزل عرش سے جلوؤں کی برات آئی ہے

غافلؔ کرنالی



○ آنکھوں میں ترا عکسِ حسیں لے کے چلا ہوں
دل درد سے معمور و حزیں لے کے چلا ہوں

تشنہ تھے مرے قلب و نظر آنے سے پہلے
سیرابِ مئے ذوقِ یقیں لے کے چلا ہوں

○ چھائے ہیں مرے فکرو نظر پر ترے جلوے
اور دل میں تجھے صدر نشیں لے کے چلا ہوں

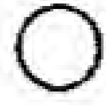
○ دنیا بھی ترا صدقہ ہے، دیں بھی تری نعمت
قدموں سے ترے دنیا و دیں لے کے چلا ہوں

○ خالی نہیں لوٹا ہوں مُصلّائے نبیؐ سے
پیشانی میں مَیں نور مبیں لے کے چلا ہوں

○ نقشِ قدمِ پاک پہ سجدوں کی بدولت
انوار سے معمور جبیں لے کے چلا ہوں

٥ ہر چند گنہگار ہوں اے رحمتِ عالمؐ!
پر تیری شفاعت کا یقیں لے کے چلا ہوں

عبدالعزیز شرقی



وقت امداد اب اے ختم رسلؐ آپہنچا
غرق ہونے کے قریب اپنا سفینا پہنچا

نہ ملا ہے نہ ملے گا یہ کسی کو رتبہ
نہ گیا اور نہ کوئی جائے وہ جس جا پہنچا

ہیں گنہگار یہ مچلے ہوئے یارب کس کے
ہے شفاعت کا انہیں کس کے سہارا پہنچا

شب معراج زہے شان کہ بالا بالا
عرشِ اعظم سے بھی بالا شہِ والا پہنچا

خوف جاتا ہی رہا مٹ ہی گئی وحشتِ دل
حشر میں جب مرا مالک مرا مولا پہنچا

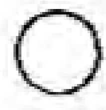
یہ نصیبا ہے یہ تقدیر ہے اپنی اپنی
رہ گیا کوئی مدینہ میں کوئی جا پہنچا

وہ اُٹھی گرد وہ آئی ہے سواری دیکھو
شافعِ روزِ جزا عاصیو! لو آپہنچا

نہ پھر اور نہ محروم پھرے گا کوئی
تیرے در پر جو شہا لے کے تمنّا پہنچا

چھوڑ اب ہند کو چل سوئے مدینہ شوکتؔ
ایک تو ہی نہ گیا اور زمانہ پہنچا

قاضی محمد شوکتؔ مرادآبادی



حریم شاہد فطرت کے راز داں تم ہو
فروغ عظمت انساں کے ترجماں تم ہو

نگاہ ہوش تمہارا مقام کیا جانے
جہاں خرد کی رسائی نہیں، وہاں تم ہو

تمہاری راہ کے ذرّے بھی ماہ و انجم ہیں
ہو زیر کاک نہاں، پھر بھی آسماں تم ہو

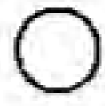
بقدر ظرف ہر اک فیض یاب ہوتا ہے
مثال ابر زمانے پہ مہرباں تم ہو

نفس نفس ہے فروزاں تمہاری یادوں سے
برنگ شعلۂ جاں جسم میں نہاں تم ہو

تمہارے در کی لگن زندگی کا حاصل ہے
ہماری منزل مقصود کا نشاں تم ہو

تمہارا نام ہے وجۂ سکون دیدہ و دل
نہیں ہے جن کا کوئی، ان پہ مہرباں تم ہو

کلیم عثمانی



فرشِ زمیں کے ھادیٔ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم
عرشِ بریں کے واقف و محرم، صلی اللہ علیہ وسلم

چشمِ جہاں میں آپ کی مستی آپ ہیں رُوحِ محفلِ ہستی
چشمۂ فیضِ ربِّ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے جب باشانِ نبّوت چھیڑا نغمۂ سازِ وحدت
لات و ہُبُل کے ہو گئے سَر خم، صلی اللہ علیہ وسلم

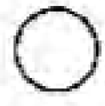
چودھویں شب کا حاصل منظر، نُور بداماں روضۂ اطہر
اس پر مسلسل بارشِ شبنم، صلی اللہ علیہ وسلم

میکدۂ توحید کے ساقی فانی بن گئے پی کر باقی
دستِ کرم سے ساغر زمزم صلی اللہ علیہ وسلم

آپ نے پایا قُربِ الٰہی رھگزر، معراج کے راہی
ہو کے سوارِ برقِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

کاش کلیم عاصی و بسمل روضہ کی جالی تھام کے اے دل
ہر ہر سانس پکارے پیہم، صلی اللہ علیہ وسلم

کلیم عثمانی



اُٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

انہیں کی بو مایہ سمن ہے، انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگ گلاب میں ہے

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول ان سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

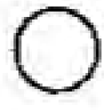
کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر، نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتادو آکر مرے پیمبرؐ کہ سخت مشکل جواب میں ہے

خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے

گنہ کی تاریکیاں یہ چھائیں، امنڈ کے کالی گھٹائیں آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ، لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب مانگے، رضا بھی کوئی حساب میں ہے

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ



٥ زہے عزت و اعتلائے محمدؐ
کہ ہے عرشِ حق زیر پائے محمدؐ

٥ مکاں عرش ان کا فلک فرش ان کا
ملک خادمانِ سرائے محمدؐ

٥ خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

٥ عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خُدائے محمدؐ برائے محمدؐ

٥ محمدؐ برائے جنابِ الٰہی
جنابِ الٰہی برائے محمد

بسی عطرِ محبوبی کبریا سے
عبائے محمدؐ قبائے محمدؐ

بہم عہد باندھے ہیں وصل ابد کا
رضائے خدا از رضائے محمدؐ

○ دم نزع جاری ہو میری زباں پر
محمدؐ محمدؐ خدائے محمدؐ

○ عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا اعصائے محمدؐ

○ میں قربان کیا پیاری پیاری ہے نسبت
یہ آنِ خدا وہ خدائے محمدؐ

محمدؐ کا دم خاص بہرِ خدا ہے
سوائے محمدؐ برائے محمدؐ

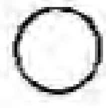
○ خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمدؐ

جلو میں اجابت خواصی میں رحمت
بڑھی کس تزک سے دعائے محمدؐ

ہ اجابت کا سہرا ، عنایت کا جوڑا
دلہن بن کے نکلی دعائے محمدؐ

ہ رضا پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے ربِ سلم صدائے محمدؐ

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ



٥ اتنا ہے یاد اشک رواں رات بھر رہے
اپنی نہیں خبر کہ کہاں رات بھر رہے

٥ آتے رہے خیال مدینے کے بار بار
آنکھوں میں خُلد جیسے سماں رات بھر رہے

٥ ہم تھے ہجوم شوق تھا جلوے حضورؐ کے
کیا کیا نہ جشن کہکشاں رات بھر رہے

٥ اپنا بھی کچھ تو حال کہو اے ملائکہ
ہم سے تو پوچھتے ہو کہاں رات بھر رہے

ورائے رنگ و نور تھا اپنے عُروج پر
خوشبو کا دیس تھا وہ جہاں رات بھر رہے

٥ محوِ خرام کون تھا خوش رنگیوں کے ساتھ
قدموں کے، میرے دل پہ نشاں رات بھر رہے

ہمکو بھی چین تھا نہ کسی طور پر قرار
ہم بھی مثال ریگ رواں رات بھر رہے

سارے ہی وہ حضورؐ کے پیارے سے نام تھے
جتنے بھی نام وردِ زباں رات بھر رہے

مسرور یہ ہے بات الگ ، آنکھ کھُل گئی
نظروں کے قافلے تو رواں رات بھر رہے

اپنی دھن میں رواں دواں ہم لوگ
راہ بطحا میں شاداں ہم لوگ

گنبد سبز تو بتا تجھ پر
دل نچھاور کریں کہ جاں ہم لوگ

○ رنگ چن چن کے راہ بطحا سے
خود بناتے ہیں کہکشاں ہم لوگ

یہ نہ پوچھ کہ خواب میں اکثر
گھومتے ہیں کہاں کہاں ہم لوگ

رنگ و بو کے جہاں میں رہتے ہیں
انؐ کے جتنے ہیں نعت خواں ہم لوگ

اسمِ احمدؐ کا اے جہاں والو!
سر پہ رکھتے ہیں سائباں ہم لوگ

دیکھ آئے ہیں فرش پر جھکتے
خود مدینے میں آسماں، ہم لوگ

وصف پھر بھی بیاں نہ کر پائے
لاکھ کرتے رہے بیاں ہم لوگ

بخت مسرور جاگ اٹھا تھا
ورنہ وہ در کہاں، کہاں ہم لوگ

سامان سفر ہو مرے زیر اثر ہو
پھر دیکھیے کیا کیا نہ مدینے کا سفر ہو

دنیا کی تمناؤں کے مرکز پہ نظر ہو
پھر اپنی مجھے کوئی نہ دنیا کی خبر ہو

o اگر سایہ کناں نام محمدؐ کا شجر ہو
پھر خوف مجھے ہو نہ کسی بات کا ڈر ہو

o سرکارؐ کا دربار مرے پیش نظر ہو
کیا بات ہے اس وقت اگر آنکھ بھی تر ہو

o جب چاہوں مدینے سے بلاوا مجھے آجائے
اتنا تو خداوند! دعاؤں میں اثر ہو

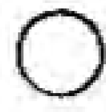
جس وقت جہاں دل نے کہا نعت کہی ہے
ایسا بھی نہیں اس میں کوئی میرا ہنر ہو

o انجم کی ضیائیں ہیں کہیں حسنِ قمر ہے
ممکن ہے مدینے کی یہی راہگذر ہو

o راتیں تو مدینے میں گذاری ہیں بہت سی
ایسی بھی کوئی رات ہو جس کی نہ سحر ہو

o قدموں میں محمدؐ کے بکھر جاؤں کسی دن
قسمت سے کوئی معجزہ مسؔرور اگر ہو

مسؔرور کیفی



شافع محشر کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ساقیِ کوثر کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور نبی ہیں جیسے تارے، مرسل نجم و اختر سارے
مہر منوّر کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خلقِ خدا میں سب سے اعلیٰ، سب سے اقدم سب سے اکرم
بہتر و برتر کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شافع اُمّت، مالک جنت، باعثِ رحمت، نافعِ خلقت
دافعِ ہر شر کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

○ پُوچھتے کیا ہو مُجھ سے فرشتو، اپنی ہی آنکھوں سے دیکھو
نقش ہے دل پر کون؟ صلی اللہ علیہ وسلم

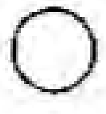
○ سب کا بھروسہ، سب کا سہارا، عرش کا تارا، رب کا پیارا
سب کا یاور کون؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مُحبّ لکھنوی

اے ہمدمِ شیریں سخن ہے نورِ حق پر توفگن
ہر نخل کی ہے پھبن طور جمال ذوالمنن
بن ٹھن عروسانِ چمن شیریں ادا نسریں بدن
رنگیں قبا گل پیرہن ہیں کس طرب سے خندہ زن
چھلنا ادا سے ہو کے خم چپ ہو رہا ہے یہ ستم
کھولا نہ خوں میں دل کا غم بدلا نہ بادرود الم
پر ہے ٹپکتی دم پہ دم اس کے لبوں سے یک قلم
نعتِ رسولؐ محترم مدحِ شہنشاہِ زمن
ہے نورِ وحدت جلوہ گر روشن کرو اپنی نظر
اہلِ زمیں کو دو خبر ہوں شاماں تاہر بشر
پھر وجد میں شام سحر جن و بشر شاخ و شجر
حور و ملک شمس و قمر ہوں اس طرح سے نغمہ زن
فرخ شیم پَیدا ہوا بحرِ کرم پَیدا ہوا
کوہِ امم پَیدا ہوا پَیدا ہُوا قدسی سخن
نور قدم پیدا ہُوا شاہ امم پیدا ہوا
عرشی قدم پیدا ہوا والا حشم پَیدا ہوا
یاسیں لقب پَیدا ہُوا مقبولِ ربّ پَیدا ہُوا

مہرِ عرب پَیدا ہوا　　ہاشم نسب پَیدا ہُوا
فخرِ عرب پَیدا ہُوا　　کنزِ طرب پَیدا ہُوا
غفراں طلب پَیدا ہُوا　　پَیدا ہوا شیریں دہن
وہ مالکِ خلد بریں　　وہ شمع بزمِ مرسلیں
وہ باغبانِ باغ دیں　　وہ مہبطِ روح الامیں
وہ رحمتہ للعالمین　　وہ مظہرِ نور مبین
وہ حامی دینِ متیں　　وہ ماحی اھلِ دشن
وہ زینتِ پیغمبری　　وہ زیب شانِ دلبری
وہ تاجِ فرقِ سروری　　ہے گرم جلوہ گستری
حیراں ہے مہرِ خاوری　　یوسف ہے اس کا مشتری
جن و بشر حور و پری　　ہیں اس کے در پر نعرہ زن
مفتوں ہے سرگرمِ ثناء　　ہے اس کے در کا اک گدا
لاتا ہے لب پر یہ دعا　　ہاں شافعِ روزِ جزاً
مطلوب و مجبوبِ خُدا　　دو بخشوا اس کی خطا
گو ہے سزاوارِ سزا　　ہے خوف سے شورش فگن

وحیدُ الدّین سلیم



اے رسولؐ ہاشمی، اے سرِ تکوین حیات
اے کہ تیری ذات ہے وجہِ نمودِ کائنات

تو نہ تھا تو محفلِ کون و مکاں بے رنگ تھی
تو نہ تھاتو بزمِ ہستی سازِ بے آہنگ تھی

حسنِ فطرت میں ابھی ذوقِ خود آرائی نہ تھا
عشق ابھی تک دشمنِ صبروشکیبائی نہ تھا

تلخیِ حق سے ابھی ناآشنا گفتار تھی
عقلِ انسانی ابھی پابستۂ انکار تھی

سربلندوں کی جبیں سجدوں سے نورانی نہ تھی
حُسن تھا پر عشق کی کچھ ایسی ارزانی نہ تھی

چشم انساں میں ابھی تک جستجو حیراں نہ تھی
سینۂ انساں میں آہ نیم شب لرزاں نہ تھی

آنکھ میں آنسو نہ تھے، سر میں نگوں ساری نہ تھی
قلبِ مومن کی جہاں میں گرم بازاری نہ تھی

خواب میں آسُودہ ابراہیم کی تکبیر تھی
ہیبت ضرب کلیم اک خواب کی تعبیر تھی

بربط داؤد اک مدّت سے رہنِ زنگ تھا
مے تو تھی لیکن بہت بے کیف اور کم رنگ تھا

تو نے آتے ہی بدل دی طرحِ تقویم حیات
ہو گئیں پابندِ امکان عمل ناممکنات

قالب ہستی میں دوڑا دی شعاع زندگی
ہو گئی ارزاں ترے دم سے متاع زندگی

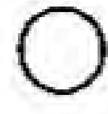
اس قدر تو نے بڑھائی قیمتِ خود آ گہی
مردِ مومن کی نظر میں بوریا ، تختِ شاہی

اس طرح توڑا طلسمِ باطل حرص و ہوس
چشمِ اعرابی میں کسریٰ کا تجمل خار و خس

زندگی تیرے لیے اک داستانِ عشق و مرگ
یہ جہاں، بے ثبات اک کاروانِ عشق و مرگ

پیکرِ گل کو کیا توحید کا سرِّ جلی
خاک کو دی قدرتِ نشوِ حسین ابن علی

حکیم احمد شجاع ساحر



لب پہ مدام صلی علیٰ کی صدا رہے
دل میں ہمیشہ یادِ شاہِ انبیاؐ رہے

ہنگامِ نزع لب پہ رہے ان کا نام پاک
اس وقت لب پہ ورد اسی نام کا رہے

ان پر کبھی درود ہو، ان پر کبھی سلام
قائم سدا حبیبؐ سے یہ سلسلہ رہے

بخشا ہے ان کی یاد نے سوز و گداز عشق
اس کیف جاں فروز سے دل آشنا رہے

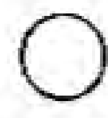
کس کام کی حیات ہے شہر نبیؐ سے دور
خوش بخت تھے جو لوگ، مدینے میں جا رہے

تابندہ میرے دل میں رہے عشق مصطفٰےؐ
روشن تمام عمر چراغ وفا رہے

ہر لحظہ ان کا ذکر ہو، ہر لمحہ ان کی یاد
ہر سانس میری زیست کا محو ثنا رہے

یارب! مدام لب پہ ہو نعت رسول پاکؐ
حافظ ثنائے خواجہ میں صبح و مسا رہے

حافظ لدھیانوی



ذات ہے اُنؐ کی آیۂ رحمت حسن ہے ان کا نور مجسم
ہونٹوں پر الہام کے نغمے ہاتھوں میں قرآن کا پرچم
رُشد و ھدیٰ کے نیّرِ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم

طلعتِ زیبا وجہ سکینت، چہرۂ انور نور کی آیت
ظلمتِ کفر میں شمع ہدایت، روشن روشن راہ طریقت
عالمِ عالم نور کا عالم صلی اللہ علیہ وسلم

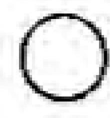
اپنے تو اپنے غیر بھی اپنے عفو کا مصدر حلم کا پیکر
لطف و عطا میں، جُود و سخا میں، کون ہُوا ہے آپ کا ہمسر
لطف مکمل خیر مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

جزو طبیعت لطف و عنایت، شامل فطرت رافت و رحمت
کانِ ملاحت، جانِ صباحت، رُوحِ عزیمت، اوجِ شجاعت
عظمتِ انساں، نازشِ آدم، صلی اللہ علیہ وسلم

فیض ہے اُن کا گلشن گلشن ممنون اُن کا ہے دامن دامن

مہکے ان کی یاد سے احسن دل کے نشیمن روح کے مسکن
رحمت عالم جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حفیظ الرحمٰن احسنؔ



آؤ کہ ذکرِ حُسنِ شہِ بحر و بر کریں
جلوے بکھیر دیں شبِ غم کی سحر کریں

جو حُسن میرے پیشِ نظر ہے اگر اسے
جلوے سے بھی دیکھ لیں تو طوافِ نظر کریں

وہ چاہیں تو صدف کو دُرِ بے بہا ملے
وہ چاہیں تو خزف کو حریفِ گُہر کریں

فرمائیں تو طلوع ہو مغرب سے آفتاب
چاہیں تو اک اشارے سے شقِ قمر کریں

راہِ نبیؐ میں غیر پہ تکیہ حرام ہے
اے عشق آ کہ بے سرو ساماں سفر کریں

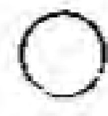
کونین وجد میں ہوں جُوں نغمہ بار ہو
یعنی جہانِ ہوش کو زیرو زبر کریں
آنسو قبول ہوں درِ خیر الانامؐ پر

نالے طوافِ روضہ خیر البشرؐ کریں

شعرو ادب بھی آہ و فغاں بھی ہے ان کا فیض
پیشِ حضورؐ اپنی متاعِ ہنر کریں

اب کے جو قصدِ طیبہ کریں رہروانِ شوق
مظہر کو بھی ضرور شریک سفر کریں

حافظ مظہر الدین



بچشمِ نم غمِ ہستی سُنا کر
کہوں میں روضۂ اقدس پہ جا کر

شہؐ دیں خستہ و پامال ہوں میں
ترے غم میں پریشاں حال ہوں میں

جُدائی میں تری مشکل ہے جینا
نہیں اب کوئی جینے کا قرینا

ترا دربار ہے دربارِ عالی
کرم فرما کہ میں بھی ہوں سوالی

عطا ایسی مجھے دیوانگی کر
رہے جو خندہ زن فرزانگی پر

عطا کرتی ہے اس در کی غلامی
گدازِ قلبِ رومیؒ سوزِ جامیؒ

مرا سینہ خزینہ ہو وفا کا
صفا و صدق کا صبر و رضا کا

گدازِ دل متاعِ زندگی دے
تری جس میں خوشی ہو وہ خوشی دے

تو دردِ زندگی کو جانتا ہے
مرے دل کی لگی پہچانتا ہے

کریما! پادشاہا! شہریارا!
تری رحمت کامل جائے سہارا

ترا ہی ذکر ہے رُوئے زمیں پر
ترا ہی ذکر ہے عرشِ بریں پر

ترا جلوہ محیطِ دو جہاں ہے
تو ہی وجہِ سرودِ کن فکاں ہے

ترے جلوے سے روشن ہے سویرا
صدف میں جلوہ گر ہے نور تیرا

کلی میں پھول میں تیری ضیا ہے
تری رحمت سے گلشن جھومتا ہے

ہیں پھولوں میں ترے ہی رنگ سارے
بہ باغِ دہر آوردی بہارے

تری رنگت گلستان در گلستان
تری خوشبو بہاراں در بہاراں

ہر اک موجود میں موجود تو ہے
تو ہی مطلوب ہے ، مقصود تو ہے

ہر اک کے حال سے تو باخبر ہے
جہاں پر تیری رحمت کی نظر ہے

دلوں کے درد کا درماں یہاں ہے
گدا و شاہ کا یہ آستاں ہے

برستی ہے یہاں ہر آن رحمت
یہاں آنکھوں کو ملتی ہے بصیرت

کرم کی اک نظر مجھ پہ خدارا
نہیں یہ زندگی مجھ کو گوارا

تجھے ہے واسطہ ابنِ علیؓ کا
تجھے ہے واسطہ ہر اک ولی کا

مرے سر پر کرم کا تاج رکھنا
خدارا آرزو کی لاج رکھنا

ترے روضے پہ میری جان نکلے
مری اک عمر کا ارمان نکلے

نگاہِ مضطرب کو وہ ادا دے
جو میرے دل کو آئینہ بنا دے

زیارت سے تری آباد دل ہو
معطر نور سے یہ آب و گل ہو

دکھا دے مجھ کو تو شہر مدینہ
کنارے پر لگا دل کا سفینہ

جہاں ذروں نے تیرے پاؤں چومے
نکلتے ہیں جہاں ارمان دل کے

جہاں ہر اک کو ملتی ہیں مرادیں
ہیں روحِ زندگی جس در کی یادیں

بھکاری جس جگہ سارا جہاں ہے
یقیناً وہ تاہی آستاں ہے

ہے سب میں جلوہ گری تیری ادا ہی
فقیری ، کجکلاہی ، بادشاہی

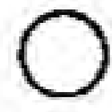
سمجھ میں کیا کسی کے شان آئے
یہاں جبریلؑ سے دربان آئے

مجھے صدّیقؓ سا ایثار دے دے
عمرؓ جیسا مجھے کردار دے دے

سماں جب مرگ کا اس جان پر ہو
خدایا خاتمہ ایمان پر ہو

سلیقہ مانگنے کا بھی کہاں ہے
یہ دامن ہے یہ تیرا آستاں ہے

حافظ لدھیانوی



سارے قرآں میں ہے بیاں تیرا
ہے خدا آپ مدح خواں تیرا

تو ہے شہکار کبریائی کا
تو ہے آئینہ حق نمائی کا

تیرا دربان جبرئیلؑ امیں
تجھ سے روشن ہے قدسیوں کی جبیں

ہیں شہنشاہ جو زمانے کے
وہ گدا تیرے آستانے کے

سارا عالم ظہور تیرا ہے
ہر حسیں شے میں نور تیرا ہے

یہ ہے صدقہ ترے پسینے کا
حسن مہکا ہے جو مدینے کا

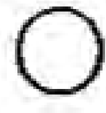
حُسنِ یوسفؑ میں ہے جھلک تیری
دمِ عیسیٰؑ میں ہے مہک تیری

تیرے قدموں سے ہے فلک روشن
چاند تارے ہیں آج تک روشن

تجھ سے پیدا ہیں صبح کے انوار
تجھ سے روشن ہیں ثابت و سیّار

تجھ سے ہیں آبشار کے نغمے
فصلِ گُل کے، بہار کے نغمے

حفیظ الرحمٰن احسنؔ



محمدؐ مصطفےٰؐ جانِ دو عالم
محمدؐ سب سے افضل سب سے اکرم

محمدؐ واقفِ سرِّ معانی
محمدؐ شارحِ آیاتِ محکم

محمدؐ شمعِ بزمِ سوزِ پنہاں
محمدؐ آبروئے چشمِ پُرنم

محمدؐ چارۂ قلبِ پریشان
محمدؐ مونس و درمانِ ہر غم

محمدؐ منتہائے جذب و مستی
محمدؐ محرمِ اسرارِ عالم

محمدؐ مطلعِ صبحِ درخشاں
محمدؐ عظمت و توقیرِ آدم

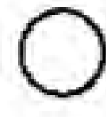
محمدؐ چارہ ساز درد منداں
محمدؐ ابرِ رحمت لطف پیہم

محمدؐ مظہر شانِ الٰہی
محمدؐ جلوۂ نورِ مجسّم

محمدؐ آشنائے کیفِ ہستی
محمدؐ راز ہائے دل کا محرم

محمدؐ حافظ و غمخوار و ناصر
محمدؐ غمگسارِ ہر دو عالم

حفیظ الرحمٰن احسنؔ



لب پر ہے وردِ شام و سحر لا اِلٰہ کا
ہے یہ کرم جنابِ رسالت پناہ کا

ان پر ہیں آشکار مری وارداتِ دل
وہ جانتے ہیں حال سکوتِ نگاہ کا

ان کے کرم سے نعمتِ سوزِ دروں ملی
اک عمر کا سرور ہُوا رشتہ چاہ کا

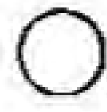
لے چل مجھے بھی جانبِ طیبہ ہوائے شوق
میں بھی ہوں ایک ذرّہ اسی گردِ راہ کا

ہو جس کے سر پہ سایۂ دامانِ مصطفےٰؐ
اس کو ہو فکر کس لیے فردِ سیاہ کا

جلوے ترے فروغِ رخِ جبرئیلؑ ہیں
کیسے بیاں ہو وصف تری جلوہ گاہ کا

حافظ کو کیوں نہ اپنے مقدر پہ ناز ہو
لطفِ نگاہ اس پہ ہے عالم پناہ کا

حفیظ الرحمٰن احسنؔ



اس طرف بھی نگاہِ کرم ہو ذرا، اے رسولؐ خدا سرورِ انبیاءؑ
غم کے ماروں کا ہے کون تیرے سوا، اے رسولؐ خدا سرورِ انبیاءؑ

دل میں یادوں کی قندیل روشن رہے، جگمگاتے رہیں آنسوؤں کے دیئے
لطف یونہی رہے سوز کا درد کا، اے رسولؐ خدا سرورِ انبیاءؑ

تو ہے مہرِ عرب، تو ہے ماہِ عجم تو ہے محبوب رب تو ہے شمعِ حرم
نور سے تیرے ہر اک نے پائی جلا، اے رسولؐ خدا سرورِ انبیاءؑ

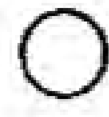
تو ہے مقصودِ جاں تو ہے محبوبِ جاں تجھ سے روشن ہُوئی شمعِ سوز نہاں
جگمگاتی رہے یونہی شمعِ وفا، اے رسولؐ خدا سرورِ انبیاءؑ

رات دن ہو زباں پر ترا ذکر ہی تیری ہی یاد میں ہو بسر زندگی
لب پہ جاری رہے وردِ صلِّ علیٰ، اے رسولؐ خدا سرورِ انبیاءؑ

بے نواؤں کا غمخوار تو ہی تو ہے، بے کسوں کا مدد گار تو ہی تو ہے
بے سہاروں کا کوئی نہیں آسرا، اے رسولؐ خدا سرورِ انبیاءؑ

تیرا حافظ بھی حاضر ہے دربار میں مرکز لطف میں فیض آثار میں
ایک موجِ کرم ایک موجِ عطا، اے رسولؐ خدا سرورِ انبیاءؐ

حفیظ الرحمٰن احسنؔ



دل کی دھڑکن میں نام تیرا ہے
ذکر ہر صبح و شام تیرا ہے

وجہِ تخلیقِ کائنات ہے تو
کتنا افضل مقام تیرا ہے

اتنا شیریں کہاں کلام کوئی
جتنا شیریں کلام تیرا ہے

تیری رحمت محیطِ عالم ہے
ہر جگہ فیضِ عام تیرا ہے

سب کے لب پر ہے نعت کا ہدیہ
ہر زباں پر سلام تیرا ہے

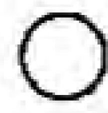
عرشیوں کو بھی ناز ہے جس پر
راہ تیری، مقام تیرا ہے

جس سے روشن ہے کائناتِ جمال
عکسِ حسنِ تمام تیرا ہے

میرا ہر سانس ہے مہک تیری
ذکر لب پر مدام تیرا ہے

کس قدر خوش نصیب ہے، حافظؔ
ایک ادنیٰ غلام تیرا ہے

حفیظ الرحمٰن احسنؔ



آئینہ دل میں نور تیرا

ہر شے میں ہے ظہور تیرا
ہے سوزِ دروں کا رازداں تو

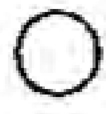
ہے قلب و نگاہ کا جہاں تو
اشکوں کو زبان تو نے دی ہے

تو محرمِ سوزِ زندگی ہے
گلزار بدوش ہر کلی ہے

جنت کی گلی تیری گلی ہے
ہے جلوہ ترا قرارِ خاطر

ہے یاد تری بہارِ خاطر
صد مصدرِ خُلق ہر ادا ہے

ہر ایک ادا پہ جاں فدا ہے
پیغام ترا سکوں کا مظہر



پرتو ہے ترا دل و نظر پر
ہے در پہ ترے ہر اک سوالی

جاتا نہیں کوئی ہاتھ خالی
پیدا ہے نعت میں جو تاثیر

تیرے ہی جمال کی ہے تنویر
محتاجِ کرم ہے ایک عالم

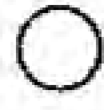
نازاں ہے تجھ پہ چشمِ پُرنم
عاصی پہ کرم کی اِک نظر ہو

جو اشک ہو رشکِ صد گہر ہو
مل جائے قرار زندگی کا

حاصِل ہو اِذن حاضری کا
ہر ایک نظر سوال کی ہے

تصویر ترے خیال کی ہے
حافظؔ ہے فقیر تیرے در کا
محتاج ہے وہ بھی اک نظر کا

حفیظ الرحمٰن احسنؔ



رحمتِ عالم سُرورِ جسم و جاں
اے قرارِ خاطرِ آشفتگاں!

آشنائے رمزِ قرآنِ مُبیں
نورِ ایماں، نورِ حق، نورِ یقیں

نازشِ پیغمبراں ہے تیری ذات
تیری ذاتِ پاک روحِ کائنات

تجھ سے تابندہ ہوئی بزمِ جہاں
تیری نکہت گلستاں در گلستاں

تیری الفت اہلِ ایماں کی دلیل
کاروانِ شوق کو شمعِ سبیل

وجہِ تسکینِ دلِ بے چارگاں
آستاں تیرا مطافِ قدسیاں

اے جہانِ آب و گِل کے راز دار
سرِّ مخفی تجھ پہ سارے آشکار

نورِ ذاتِ کبریا عالی نسب
تو ہے ممدوحِ جہاں ممدوحِ رب

مصدرِ جُود و سخا تیرا وجُود
اے جمالِ کائناتِ ہست و بود!

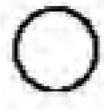
نغمہ ہائے شوق کی لے تجھ سے ہے
میری جو کچھ آبرُو ہے تجھ سے ہے

ہے نوائے شوق بھی تیرا کرم
سازِ ہستی میں ہے تجھ سے زیروبم

اے امامُ المُرسلین عالی جناب!
تو نے ذرّے کو بنایا آفتاب

پیشوائے انبیاءؑ سالار حق
ذات سے تیری عیاں انوارِ حق

حفیظ الرحمٰن احسن



تجھ پہ قربان مری جان مدینے والے
اے مری زیست کے عُنوان مدینے والے

میرا ہر سانس معطر تری یادوں سے رہے
ہے یہی روح کا ارمان مدینے والے

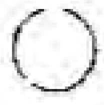
ہے ثنا تیری شب و روز وظیفہ میرا
ذکر تیرا مرا ایمان مدینے والے

تیرے دربار کا سائل ہے زمانہ سارا
تُو ہے کونین کا سلطان مدینے والے

ہر ادا سے تیری رحمت کا نشاں ملتا ہے
تیرا اخلاق ہے قرآن مدینے والے

مجھ پہ ہو جائے اگر چشمِ عنایت تیری
میری بخشش کا ہو سامان مدینے والے

حافظِ خستہ ہے نا محرمِ آداب اس سے
ہو بیاں کیسے تری شان مدینے والے



پیکرِ رحمت، خُلقِ مجسّم، صلی اللہ علیہ وسلم
شاہِ شہاں، سرکارِ دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

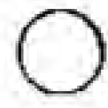
آپؐ کا سایہ سارے جہاں پر، آپؐ کا سایہ کون و مکاں پر
آپؐ کا سایہ نور کا پرچم، صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ نے حق کو آنکھ سے دیکھا، آپؐ کو حق نے پاس بلایا
آپؐ مکرّم ، آپؐ معظّم ، صلی اللہ علیہ وسلم

کالی کملی اوڑھنے والے، ٹوٹے ہُوئے دِل جوڑنے والے
آپؐ کی ذات ہے فخرِ آدم، صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں جہاں کے آپؐ ہیں والی، اوجؔ کا دامن کیوں ہے خالی
ایک نظر، اے محسنِ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم

حبیب اللہ اوج



مظہرِ شانِ کبریا صلِ علیٰ محمدٍ
آئینۂ خدا نما صلِ علیٰ محمدٍ

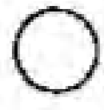
موجبِ نازِ عارفاں، باعثِ فخرِ صادقاں
سرور و خیرِ انبیا صلِ علیٰ محمدٍ

مرکزِ عشقِ دل کشا، مصدرِ حسنِ جاں فزا
صورت و سیرتِ خدا صلِ علیٰ محمدٍ

مونسِ دل شکستگاں پشت پناہِ خستگاں
شافعِ عرصۂ جزا صلِ علیٰ محمدٍ

حسرتؔ اگر رکھے ہے تو بخششِ حق کی آرزو
وردِ زباں رہے سدا صلِ علیٰ محمدٍ

حسرتؔ موہانی



پر آنے لگیں شہرِ محبت کی ہوائیں
پھر پیشِ نظر ہو گئیں جنت کی فضائیں

اے قافلے والو! کہیں وہ گنبدِ خضرا
پھر آئے نظر ہم کو کہ تم کو بھی دکھائیں

ہاتھ آئے اگر خاک ترے نقشِ قدم کی
سر پر کبھی رکھیں، کبھی آنکھوں سے لگائیں

نظارہ فروزی کی عجب شان ہے پیدا
یہ شکل و شمائلِ، یہ عبائیں، یہ قبائیں

کرتے ہیں عزیزانِ مدینہ کی جو خدمت
حسرتؔ انہیں دیتے ہیں وہ سب دل سے دُعائیں

حسرتؔ موہانی، سید فضل الحسن



منزلِ ذات کا تنہا رھرَو، صلی اللہ علیہ وسلم
مطلعِ اَو اَدنیٰ کا مہِ نو، صلی اللہ علیہ وسلم

کاہکشاں نقشِ قدم اُس کے نصب خلاؤں میں عَلَم اُس کے
شمس و قمر ہیں اس کے پر تو، صلی اللہ علیہ وسلم

منتظر ارشاد قدر ہے ، وَا اس پر ہر یمن کا در ہے
ملکِ رسالت کا وُہ خسرو، صلی اللہ علیہ وسلم

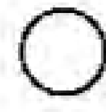
بنیاد اُس کی حَرفِ محبت، پہچان اُس کی حُسنِ اطاعت
عزم اُس کا اِک لافانی رَو، صلی اللہ علیہ وسلم

توقیرِ انساں ٹھہری ہے، تنویرِ اِمکاں ٹھہری ہے
عرصۂ حق میں اُس کی تگ و دو، صلی اللہ علیہ وسلم

مُرسل اُس کے نام پہ شیدا عاصی بھی رحمت کے جویا
سارے زمانے اس کے پَیرو، صلی اللہ علیہ وسلم

حُسنِ جہاں کا، خُلد کے منظر، تائب ہیں سرکارؐ کے مظہر
وُہ ازلی بُو وُہ اَبدی ضَو، صلی اللہ علیہ وسلم

حفیظ تائب



سلام اے آمنہ کے لال اے محبوبِؐ سبحانی
سلام اے فخرِ موجودات فخرِ نوعِ انسانی

سلام اے ظلِّ رحمانی، سلام اے نورِ یزدانی
ترا نقشِ قدم ہے زندگی کی لوحِ پیشانی

سلام اے سرِّ وحدت اے سراجِ بزم ایمانی
زہے یہ عزّت افزائی زہے تشریف ارزانی

ترے آنے سے رونق آگئی گلزارِ ہستی میں
شریکِ حال قسمت ہو گیا پھر فصل ربّانی

سلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم انساں کو سکھلادے
یہی اعمالِ پاکیزہ یہی اشغالِ روحانی

تری صورت، تری سیرت، ترا نقشہ، ترا جلوہ
تبسّم گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی

اگرچہ فقر فخری رُتبہ ہے تیری قناعت کا
مگر قدموں تلے ہے فرِ کسرائی و خاقانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

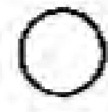
زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہو جائے
ترے پرتو سے مل جائے ہر اِک ذرّے کو تابانی

حفیظ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت
عقیدت کی جبیں تیری مروّت سے ہے نورانی

ترا در ہو، مرا سر ہو، مرا دل ہو، ترا گھر ہو
تمنّا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

سلام اے آتشیں زنجیر باطل توڑنے والے
سلام اے خاک کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑنے والے

حفیظ جالندھری



ھادیٔ برحق، سرورِ عالم، صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں جہاں میں افضل و اکرم، صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کے سب اوصاف بیاں ہوں لفظوں میں ممکن ہی نہیں
وہ تو ہیں بس خُلقِ مجسّم، صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کے نام سے رُوح جواں ہو، اُن کی یاد سے دل روشن ہو
اُن کے ذکر سے آنکھیں ہوں نم صلی اللہ علیہ وسلم

ہم پروا ہو جائے ان کی چشمِ کرم تو ایک ہی پل میں
دُور ہوں ساری دُنیا کے غمِ صلی اللہ علیہ وسلم

کاش! میں اُن کے عہد میں ہوتا، آنکھیں بچھاتا راہ میں ان کی
اُن کے آگے سر رکھتا خمِ صلی اللہ علیہ وسلم

دل یہی چاہے چشمِ تصوّر، ہر لحظہ بس اُن کو دیکھے
لب پر اُن کا نام ہو ہر دم، صلی اللہ علیہ وسلم

راہِ طلب میں قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا جاؤں بے شک
اُن کی محبت ہو نہ کبھی کم، صلی اللہ علیہ وسلم

حفیظ صدیقی



حریم کبریا ہے اور میں ہوں
زباں محوِ دعا ہے اور میں ہوں

کھنچا جاتا ہوں میں بطحا کی جانب
کوئی خود رہنما ہے اور میں ہوں

چلا ہوں جانبِ کعبہ بصد شوق
نبی کا آسرا ہے اور میں ہوں

عجب کچھ جوش پر ہے ابرِ رحمت
سرور افزا گھٹا ہے اور میں ہوں

طوافِ کعبہ ہے وقتِ سحر ہے
نسیمِ دلکشا ہے اور میں ہوں

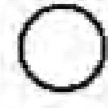
کہوں کیا دل کی کیفیت کا عالم
نگاہِ آشنا ہے اور میں ہوں

بحمد اللہ کھلا ہے بابِ رحمت
مری آہ رسا ہے اور میں ہوں

حریمِ قدس کا پردہ اُٹھا ہے
دل حیرت زدہ ہے اور میں ہوں

حمیدؔ اب کچھ نہیں ہے یاد مجھ کو
نبی کا تذکرہ ہے اور میں ہوں

حمیدؔ صدیقی لکھنوی



چارۂ دردِ لا دوا تم ہو
بے سہاروں کا آسرا تم ہو

دلِ عاشق سے کب جدا تم ہو
آرزو تم ہو مدّعا تم ہو

مامنِ غم ہے خاک طیبہ کی
ہمدم . آہ نارسا تم ہو

دل کی دنیا نثار قدموں پر
جان پامال مدّعا تم ہو

کر گئی برق طور کو روشن
چشمِ مشتاق کی ضیا تم ہو

دردِ الفت شریکِ ہستی ہے
اپنے عاشق سے کب جدا تم ہو

کیوں آہوں کا مفت لوں احساں
درد سے میرے آشنا تم ہو

ہر نفس رشتۂ وفا پیما
جانِ مضطر کا مدّعا تم ہو

میرا سینہ بہار کا نقشہ
دلِ پُر داغ کی ضیا تم ہو

کیوں امیدوں کا کارواں بھٹکے
خضرِ منزل ہو رہنما تم ہو

تم سے قائم بہارِ ہر دو جہاں
زینتِ گلشنِ بقا تم ہو

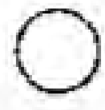
کعبۂ دل حریم ناز بنا
بندۂ عشق کے خدا تم ہو

میری منزل تمہارا نقشِ قدم
حاصلِ جانِ مدّعا تم ہو

عرش پر بھی چراغ تم سے جلا
شمعِ کاشانۂ وفا تم ہو

ہو حمیدؔ حزیں پہ چشمِ کرم
غم بھرے دل کا مُدّعا تم ہو

حمیدؔ عظیم آبادی



خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گل چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصاف حمیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے، نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایماں ہے، یہی میرا عقیدہ

اے ہادیٔ بر حقؐ! تری ہر بات ہے سچی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ

اے رحمت عالمؐ! تری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلب تپیدہ

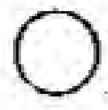
تو روح زمن، روح چمن، روح بہاراں
تو جان بیاں، جان غزل، جان قصیدہ

ہے طالب الطاف مرا حال پریشاں
محتاج توجہ ہے مرا رنگ پریدہ

خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامان دریدہ

یوں دور ہوں تائبؔ میں حریم نبویؐ سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخ بریدہ

حفیظ تائب



غریبوں کی جو ثروت ہیں، ضعیفوں کی جو قوت ہیں
انہیں عالم کے ہر دکھ کی دوا کہنا ہی پڑتا ہے

انہیں فرماں روائے انس و جاں کہتے ہی بنتی ہے
انہیں محبوبؐ رب دوسرا کہنا ہی پڑتا ہے

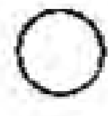
زہے تاثیر، ان کا نام نامی جب لیا جائے
لبوں کو لازماً صل علیٰ کہنا ہی پڑتا ہے

جہاں بھر کو کیا سیراب جن کے فیض بے حد نے
انہیں دریائے الطاف و عطا کہنا ہی پڑتا ہے

کیا بیڑا جنہوں نے پار آکر نوع انساں کا
اُنہیں انسانیت کا ناخدا کہنا ہی پڑتا ہے

جنہوں نے بزم امکاں سے مٹائی کفر کی ظلمت
انہیں تنویر حق، ، نور الہدیٰ کہنا ہی پڑتا ہے

حفیظ تائب



بخش دے مجھ کو خم بادۂ ناب اے ساقی
کون لے گا ترے رندوں کا حساب اے ساقی

نشہ و کیف کے مے خانے لٹاتا آجا
کہ ترا ساقیٔ کوثرؐ ہے خطاب اے ساقی

تو اگر خاک کو چاہے تو بنا دے اکسیر
ہے ترے پاس وہ حکمت کی کتاب اے ساقی

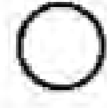
آکے اک اک نے سنایا ترا افسانۂ حسن
ختم یوں تجھ پہ ہوا عشق کا باب اے ساقی

''قاب قوسین'' کا غل فرش سے تا عرش ہوا
جھک گئی توسن گردوں کی رکاب اے ساقی

تیری رحمت کے سمندر میں جو طوفاں لے آئے
لے کے آیا ہوں میں وہ چشم پر آب اے ساقی

منتظر چشم جہاں ہے کہ پھر اُٹھے شاید
طرف کعبہ سے رحمت کا سحاب اے ساقی

حکیم نیّر واسطی



تری جالیوں سے پرے کبھی جو نگاہ شوق نکل گئی
تری جلوہ گاہِ جمال میں ترے آستاں پہ مچل گئی

یونہی رات عمرِ عزیز کی ترے انتظار میں ڈھل گئی
مری شمعِ محفل آرزو کبھی جل گئی کبھی بجھ گئی

ترے کوئے ناز سے شور اُٹھا کہ اک اور غمزۂ دلربا
تری تیغِ حسنِ جہانستاں جو گلوئے عشق پہ چل گئی

کشش نظام دل و نظر تیر چشمِ لطف و کرم سے ہے
جو تری نگاہ بدل گئی تو ہر اک نگاہ بدل گئی

کوئی نذر کام نہ آسکی ، تری بارگاہِ قبول میں
مگر اک فغان حزیں جو غزل کے روپ میں ڈھل گئی

نیّر واسطی

ل

تہذیبِ عبادت ہے سراپائے محمدؐ
تسلیم کی خوشبو چمن آرائے محمدؐ

تنظیم خدا ساز تمنائے محمدؐ
منشا جو خدا کا وہی منشائے محمدؐ

جس دل میں ہے اللہ وہیں رہتے ہیں یہ بھی
اللہ جو کہتا ہے، وہی کہتے ہیں یہ بھی

اللہ کی اطاعت ہے، محمدؐ کی اطاعت
قرآن کی دعوت ہے محمدؐ کی اطاعت

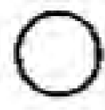
مرکز کی حفاظت ہے ، محمدؐ کی اطاعت
حد بند شریعت ہے محمدؐ کی اطاعت

جو جتنا شعور، اتنا ہی اس حد کو سمجھ کر
اسلام کو سمجھو، تو محمدؐ کو سمجھ کر

اللہ ہے کیا! جس نے بتایا، وہ محمدؐ
پیام سا پیغام جو لایا، وہ محمدؐ

آیات میں پیوست جو آیا، وہ محمدؐ
جس نے بشریّت کو سجایا، وہ محمدؐ

سید آل رضا



کب تک رہے سینہ میں تمنائے مدینہ
کب تک دلِ بیتاب کہے ہائے مدینہ

مرجاؤں مدینے میں، مدینے میں لحد ہو
لے جاؤں لحد میں، میں تمنائے مدینہ

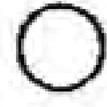
آبیٹھو مرے دل میں کہ دل عرشِ بریں ہے
تم چاہو تو سینہ مرا بن جائے مدینہ

یارب مرے دل میں رہے یثرب کی تمنا
یارب مرے سر میں رہے سودائے مدینہ

اے چشم تصور تجھے اتنا ہی بہت ہے
گھر بیٹھے نظر میں مری آ جائے مدینہ

سائل کی تمنا ہے شب و روز الٰہی
ہر دم مرے دل میں رہے سودائے مدینہ

سائلؔ دہلوی، نواب سراج الدین احمد خاں



سبوئے جاں میں چھلکتا ہے کیمیاء کی طرح
کوئی شراب نہیں عشق مصطفیؐ کی طرح

وہ جس کا جذب تھا بیداریٔ جہاں کا سب
وہ جسکا عزم تھا دستور ارتقا کی طرح

وہ جس کا سلسلۂ جود ابر گوہر بار
وہ جس کا دست عطا مصدرِ عطا کی طرح

سواد صبح ازل جس کے راستے کا غبار
طلسم لوح ابد جس کے نقش پا کی طرح

وہ عرش و فرش و زمان و مکاں کا نقش مراد
وہ ابتداء کے مطابق، وہ انتہا کی طرح

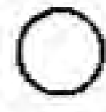
شرف ملا بشریت کو اس کے قدموں سے
یہ مشت خاک بھی تاباں ہوئی سہا کی طرح

اُسی کے حسن سماعت کی تھی کرامات خاص
وہ اک کتاب کہ ہے نسخۂ شفا کی طرح

نہ پوچھ معجزۂ مدحت شہ کونینؐ
مرے قلم میں ہے جنبش پر ہما کی طرح

جمال روئے محمدؐ کی تابشوں سے ظفرؔ
دماغ رند ہوا عرش کبریا کی طرح

سائلؔ دہلوی، نواب سراج الدین احمد خاں



طبعیت تھی میری بُہت مضمحل
کسی کام میں بھی نہ لگتا تھا دل

بہت مضطرب تھا بہت بے حواس
کہ مجھ کو زمانہ نہ آیا تھا راس

مرے دل میں احساسِ غم رم گیا
غبار آئینہ پر بہت جم گیا

مجھے ہو گیا تھا اک آزار سا
میں تھا اپنے اندر سے بیمار سا

یونہی کٹ رہی تھی مری زندگی
کہ اک دن نویدِ شفا مل گئی

مجھے زندگی کا سلام آگیا
زباں پر محمدؐ کا نام آگیا

محمدؐ قرارِ دل بے کساں
کہ نامِ محمدؐ ہے آرام جاں

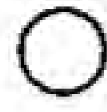
ریاضِ خدا کا گلِ سرسبز
محمدؐ ازل ہے محمدؐ ابد

محمدؐ کہ حامد بھی محمود بھی
محمدؐ کہ شاہد بھی مشہود بھی

محمد سراج و محمدؐ منیر
محمدؐ بشیر و محمدؐ نذیر

محمدؐ حکیم و محمدؐ کلام
محمدؐ پہ لاکھوں درود و سلام

سلیم احمد



آدم کے لیے فخریہ عالی نسبی ہے
مکی مدنی ہاشمی و مُطلبی ہے

پاکیزہ تر از عرش و سماجنّتِ فردوس
آرام گہِ پاکِ رسولِ عربی ہے

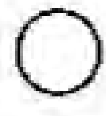
آہستہ قدم، نیچی نگاہ، پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روحِ رسولؐ عربی ہے

اے زائرِ بیتِ نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یاں جُنبشِ لب بے ادبی ہے

کیا شان ہے اللہ رے محبوبِ نبیؐ کی
محبوبِ خدا ہے وہ جو محبوبِ نبیؐ ہے

بجھ جائے ترے چھینٹوں سے اے ابرِ کرم آج
جو آگ مرے سینے میں مدت سے لگی ہے

(سید سلیمان ندوی)



صبحِ ازل تھا رُوئے محمد، صلی اللہ علیہ وسلم
شامِ ابد گیسوئے محمد، صلی اللہ علیہ وسلم

آئینہ صورت، جانِ بصارت، آہوئے سبزہ زارِ حقیقت
دیدۂ وحدت جوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

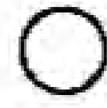
لوحِ جبیں تھی عرش کا تارا، اور پسینہ تھا چمن آرا
عنبرِ سارا بوئے محمد، صلی اللہ علیہ وسلم

یادِ خدا سے خُوب مُجلّٰی، فکرِ سوا سے صاف مُبرّا
ظرفِ دلِ یکسوئے محمد، صلی اللہ علیہ وسلم

وقفِ سخاوت دستِ مکرم، سَقفِ عنایت آپؐ کا پرچم
خلقِ مجسم، خوئے محمد، صلی اللہ علیہ وسلم

لُطف کشِ فردوس بریں ہیں عرش مکاں ہیں قُطب زمیں ہیں
گوشہ گزینِ کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

میں بھی ہوں سیمابؔ نہایت منتظرِ الطاف و عنایت
دیدۂ حسرت، سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سیمابؔ اکبرآبادی



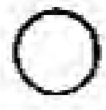
احسن بھی احسان بھی وہ ہے کل عالم کی جان بھی وہ ہے
سب سے بڑا انسان بھی وہ ہے اللہ کی پہچان بھی وہ ہے
وہ دنیا کا محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

اس نے جو کچھ بھی فرمایا اس پر چل کر بھی دکھلایا
فکرو عمل کا راز بتایاجب بھی نام زباں پر آیا
سب نے کہا وہ خلق مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

مہرو محبت آپؐ کے دم سے رحمت و رافت آپ کے دم سے
خیر اور برکت آپ کے دم سے عزت وعظمت آپ کے دم سے
آپ کے دم سے قوم معظم صلی اللہ علیہ وسلم

ہر جا آپ کے ذکر کی خوشبو آپ کے نام کی رونق ہر سُو
خوش آہنگ اور خوش دل خوش رو خوش انداز اور خوش گو خوش خو
وردِ زباں ہو سب کے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

منبعٔ حکمت اس کی نبوت مژدۂ رحمت اس کی شریعت
دہر میں یکتا اس کی شرافت حاصلِ ایماں اُس کی محبت
ابر کرم اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سمیع اللہ قریشی



طالب حق، مطلوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اقدس و اطہر، اکمل و ارشد، صلی اللہ علیہ وسلم

دیر، کلیسا، مندر، ہیکل، اوروں کے محدود ٹھکانے
ساری زمیں ہے اس کا معبد، صلی اللہ علیہ وسلم

مخلوقات میں سب سے اعلیٰ، موجودات میں سب سے بالا
ذات و صفات میں اشرف و امجد، صلی اللہ علیہ وسلم

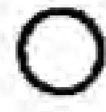
فانی لیکن باقی اتقیٰ، خاکی لیکن نُور کا دریا
اُمّی مگر عرفان کی مسند، صلی اللہ علیہ وسلم

دل ہر نام پہ جُھوم اُٹھتا ہے، کیا کیا پیارے نام ہیں اس کے
آقا، مولا، مُرشد، ارشد، صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے پیار میں کھوئے ہوئے ہیں، ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں
احمر و اصغر، ابیض و اسود، صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے نُور سے دل ہے منوّر، اس کے کرم سے جاں ہے مکرّم
اس پر قرباں میرے اب وجد، صلی اللہ علیہ وسلم

سیّد کرم حیدری



نہ خیال حُور و قصور ہے نہ نشاطِ دَہر سے کام ہے
کہ نصیب یادِ رسولؐ میں مرے دل کو عیشِ دوام ہے

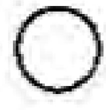
یہ نسیم کس کی گلی کی ہے کہ پیام دیتی ہے شوق کا
یہ شمیم کس کے چمن کی ہے کہ مُعطّر اپنا مشام ہے

ہے تصوّرِ رُخِ مصطفےٰؐ لئے یادِ گیسوئے مشک سا
وہی مشغلہ دمِ صبح ہے وہی تذکرہ سرِ شام ہے

جو نسیم آئی حجاز سے رہی پھر مجھے نہ کوئی خبر!
ہے بس ایک عالمِ بیخودی نہ قُعود ہے نہ قیام ہے

ہے جنونِ وحشتِ بے نواسبب اس کے عیشِ دوام کا
جو ملا تھا روزِ ازل اسے وہی اس کے ہاتھ میں جام ہے

رضا علی وحشتؔ کلکتوی



شب و روز مشغول صلِّ علیٰ ہوں
میں وہ چاکرِ خاتمِ انبیاء ہوں

نگاہ کرم سے نہ محروم رکھیو
تمہارا ہوں میں گر بھلا یا بُرا ہوں

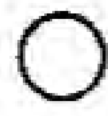
مجھے بھی ہوں معراج معراج والے
میں دیوانہ لیلائے معراج کا ہوں

مرے لحن پر رشک داوٗد کو ہے
مدینے کی گلیوں کا نغمہ سَرا ہوں

نہ کیوں فخر ہو عشق پر اپنے مُجھ کو
رقیبِ خدا، عاشقِ مُصطفیٰؐ ہوں

میں ہوں ہر دو عالم سے آزاد نشترؔ
گرفتارِ زلفِ رسُولِ خُدا ہوں

سردار عبدالرب نشتر



اے رسول پاکؑ اے پیغمبر عالی وقار
چشم باطن بیں نہ دیکھی تجھ میں شان کرد گار

تیرے دم سے گل نظر آئے ہیں وہ عرفاں کے خار
خوبیوں کا ہو تری کیوں کر بھلا ہم سے شمار

نور سے تیرے، اندھیرے میں درخشانی ہوئی
تیرے آگے آبرو کفار کی پانی ہوئی

اک جہالت کی گھٹا تھی چار سو چھائی ہوئی
ہر طرف خلق خدا پھرتی تھی گھبرائی ہوئی

شاخ دینداری کی تھی بے طرح مرجھائی ہوئی
لہلہا اٹھی، تری جب جلوہ آرائی ہوئی

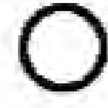
تیرے دم سے ہو گئیں تاریکیاں سب منتشر
پا گئی راحت ترے آنے سے چشم منتظر

کیوں نہ ہم بھی اس جہاں کا پیشوا مانیں تجھے
کیوں نہ راہ حق میں اپنا رہنما جانیں تجھے

دیکھنے کو دے خدا انکھیں تو پہچانیں تجھے
حق کی ہے بیکلؔ صدا، شمس الضحیٰ مانیں تجھے

گر مسلمانوں کا اک پیغمبر اعظم ہے تو
اپنی آنکھوں میں بھی اک اوتار سے کب کم ہے تو

سردار بشن سنگھ بیکلؔ



رحمت تمہارا نام، شفاعت تمہارا نام
پروردگار رسم محبت تمہارا نام

اپنی سیاہ بختی و ایام تلخ میں
آنکھوں میں نورِ ، لب پہ حلاوت تمہارا نام

نور خدا کا جسم مطہر تمہاری ذات
قائم نشان راہ حقیقت تمہارا نام

دین مبیں حقیقت برحق کی ہے دلیل
دائم وجود حق پہ شہادت تمہارا نام

انسانیت کو اوج شرف ہے تمہاری راہ
رحمت تمہارا ذکر، عبادت تمہارا نام

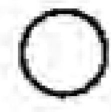
ہے بندہ و خدا کا تعلق تمہاری ذات
حق کے لیے دلیل اطاعت تمہارا نام

بے چارگاں کے واسطے تم رحمت تمام
زخمی دلوں کے واسطے راحت تمہارا نام

بیمار زندگی کو شفا ہے تمہارا ذکر
آیاں زباں پہ بہر عیادت تمہارا نام

باقرؔ تو شرمسار بہت ہے، مگر زباں
کرتی ہے ورد روز قیامت تمہارا نام

سجاد باقرؔ رضوی



کائنات ، انگشتری اور نور حق خاتم بنا
میرے مولاؐ ، تیری زیبائی کو یہ عالم بنا

پاؤں کے نیچے کی مٹی بن گئی خاک شفا
نور کا پرتو پڑا جب خاک پر، آدم بنا

رحمت عالمؐ کا سایہ تھا مقدر پر مرے
گو تسلسل سے بگڑتا تھا مگر پیہم بنا

طاقت ایماں نے دی میرے گناہوں کو شکست
وسوسوں سے لڑتے لڑتے اور مستحکم بنا

گلستاں ویران، آنکھیں خشک ہیں مولائے کلؐ
پھر ہمیں سر سبز کر، آنسو بنا، شبنم بنا

میری ویرانی کو تھی آب وہوا حب رسولؐ
کشت دل کے واسطے بادل بنا، موسم بنا

•

میری بربادی پہ اک عالم کی آنکھیں ہیں لگی
میرے مولا، میری خاکستر سے اک عالم بنا

میری فطرت کے تقاضوں سے سوا ہے میرا درد
تیری رحمت کا تقاضا ہے کہ اب مرہم بنا

شاہ بطحا کی غلامی کا ہے باقؔر یہ شرف
میں بگڑ کر بھی حریف کے، حریف جم بنا

سجاد باقؔر رضوی



ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

سابق اسسٹنٹ پروفیسر و صدر شعبہ ترجمہ
اسلامک یونیورسٹی، مدینہ منورہ

دیگر کتب

تفسیر انوار القرآن (جلد اول، دوم)	600	وجودِ باری تعالیٰ اور توحید	40
نور الہدیٰ (پارہ ۱)	80	شاہ ولی اللہ کا فلسفہ مابعد الطبیعات	زیرِ طبع
نور الہدیٰ (پارہ ۲)	80	ضابطۂ حیات	زیرِ طبع
نور الہدیٰ (پارہ ۳)	80	محسنِ عالم ﷺ	زیرِ طبع
نور الہدیٰ (پارہ ۴)	80	آخر کیوں؟	زیرِ طبع
نور الہدیٰ (پارہ ۵)	80	صراطِ مستقیم	زیرِ طبع
نور الہدیٰ (پارہ ۶)	80	اذکارِ نبوی ﷺ	زیرِ طبع
قرآن آسان	زیرِ طبع	اسلام اور محمد ﷺ پہ بہتانات	60
اسلام کی چار بنیادیں	75	جن، جادو اور انسان	زیرِ طبع
خطباتِ حرم	140	فہم اسلام	زیرِ طبع
قرآن پڑھنا سیکھیں (فہم قرآن کے چالیس اسباق)	زیرِ طبع	Towards Understanding Islam	زیرِ طبع

ڈاکٹر مرتضیٰ ایجوکیشنل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

ملنے کا پتہ: جہانگیر بک ڈپو، اردو بازار لاہور